دل نہیں مانتا

محمد اقبال نجمی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دِل نہیں مانتا

محمد اِقبال نجمی

FAA

فروغ ادب اکادمی

لاہور ◦ گوجرانوالہ ◦ اسلام آباد

Marfat.com

111319

خوبصورت، معیاری اور
دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

FAA

جملہ حقوق محفوظ ھیں

نام کتاب .... دِل نہیں مانتا

مصنف .... محمد اقبال نجمی

سال اشاعت .... جون 2001ء

تعداد 500

قیمت .... [redacted] روپے

ٹائٹل .... عرفان احمد قریشی

انفو ویو کمیونی کیشنز نزد غلہ منڈی، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

کمپوزنگ .... سجاد کمپوزنگ سنٹر دین پلازہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

ناشر .... فروغ ادب اکادمی

88- بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ فون:0431-251603

Marfat.com

پیاری بہن
نصیر بیگم کے نام

Marfat.com

میں تیرے درد کی لے کو وصال کہتا ہوں
میں دل کے نور کو تیرا جمال کہتا ہوں

مری نظر کے چراغوں میں روشنی تیری
میں آئینہ ہوں ترے خدوخال کہتا ہوں

یہ دل میں درد جو ہوتا ہے ذوق سے تیرا
میں اس کو پیار سے تیری دھمال کہتا ہوں

Marfat.com

فہرست

اک نئی ہم کتاب لکھتے ہیں	۹
پیار کا ہم رواج کرتے ہیں	۱۱
سمجھ رہا ہے یہ صحرا مری صداؤں کو	۱۳
کسی طرح ہی سہی اب حقیقتیں تو کھلیں	۱۵
ایک وہ ہے بہار کی صورت	۱۷
تو کیا ہجرت ضروری ہو گئی ہے (نظم)	۱۹
یاد (نظم)	۲۰
حادثوں کے اندر ہی انقلاب ہوتے ہیں	۲۱
مجھ سے لہجہ بدل کے بات کرے	۲۵
دل نہیں مانتا (نظم)	۲۳
وفا کی کشتی سمندر میں ڈال کر رکھنا	۳۶
کس نے تھاما ہے گرنے والوں کو	۳۷
ہاتھ میرے مرا ہنر دیکھے	۳۹
مجھے بہار کا موسم (نظم)	۴۱
دل (نظم)	۴۲
تھوڑی تازہ ہوا ہی مل جائے	۴۳
تری زلفیں جو یوں بکھری رہیں گی	۴۵
پانیوں میں مچی عجب ہلچل	۴۷
ذرا یہ دیکھ سہی کیسے وہ عذاب میں ہے	۴۹
پیار کا دیپ جلانے میں نہ عجلت کرنا	۵۱
مات ہونے تک (نظم)	۵۳
فیصلہ (نظم)	۵۴
اقبالؒ کے حضور (نظم)	۵۶
دل پہ جو بوجھ پڑے کیسے مسیحا جانے	۵۷
تشنہ تشنہ بجھی بجھی یوں ہی	۵۹
لفظ دل خون سے ہوتا جہاں تحریر نہیں	۶۱

Marfat.com

○ حسن زنجیر وہ کرے کیسے	۶۳
○ میں سوچتا ہوں کہ حرف سوال کیسا تھا	۶۵
○ امید کا سورج (نظم)	۶۷
○ بیتے لمحوں کا قرض (نظم)	۶۹
○ خوبصورت وفا کے گہنے ہیں	۷۱
○ راستے بے نشاں ہوئے کیسے	۷۳
○ بند اس نے محبت کے در کر دیئے	۷۵
○ کھو گیا اس طرح وہ منظر میں	۷۷
○ ایک شب خون ایسا مارے اب	۷۹
○ رت محبت کی کیا سہانی ہے	۸۱
○ میرا خواب (نظم)	۸۳
○ حرف آخر (نظم)	۸۴
○ دل نہیں مانتا (نظم)	۸۵
○ اک ذرا بات کو وہ طول کیا	۸۷
○ یہ جو ملتی سکوں کی دولت ہے	۸۹
○ جلتے پیڑوں کے درمیاں میں نے	۹۱
○ ایک درخت کٹ گیا (نظم)	۹۳
○ ایک شخص (نظم)	۹۴
○ اک پیار کا شعلہ ہے کہ بھڑکا نہیں اب تک	۹۵
○ لوگ گرویدہ فریب و ریا	۹۷
○ اپنے اندر وہ ذرا جھانک کے دیکھے گا کبھی تو	۹۹
○ من کا امرت مانگ رہی ہے بنجر مٹی (نظم)	۱۰۱
○ کون میرے قریب سے گذرا	۱۰۳
○ آگہی کے یہ معجزے دیکھے	۱۰۵
○ کم سوادوں میں شفقتیں بانٹیں	۱۰۷
○ مجھ سے بڑھنے لگا مرا سایا	۱۰۹
○ یہ تو سوچا نہ تھا (نظم)	۱۱۱

Marfat.com

○ زندگی کا سفر (نظم) ------------ ۱۱۳
○ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے (نظم) ------------ ۱۱۹
○ ہستی یہ بکھر جائے گی ہر آن لگے ہے ------------ ۱۲۱
○ سارے منظر ساتھ اس کے ہو لئے ------------ ۱۲۳
○ مرحلے زیست کے آسان بنائے میں نے ------------ ۱۲۵
○ آرزو (نظم) ------------ ۱۲۷
○ مسکراہٹ (نظم) ------------ ۱۲۹
○ دیے سارے جلانا چاہتا ہوں ------------ ۱۳۱
○ زندگی کو بسر یوں کرتے ہیں ------------ ۱۳۳
○ ایک رشتہ تھا بس بدن سے مرا ------------ ۱۳۵
○ وہ ہوا محترم بتا کیسے ------------ ۱۳۷
○ ہم لوگ (نظم) ------------ ۱۳۹
○ جذب ہیں آنکھ میں سبھی منظر ------------ ۱۴۱
○ ہم نے باندھے بھنور تھے پاؤں سے ------------ ۱۴۳
○ دل کا کیا پوچھتے ہو اس سے مری خوب ٹھنی ------------ ۱۴۵
○ مکالمہ (نظم) ------------ ۱۴۷
○ لفظ کانٹوں کی طرح رہ میں بچھانے والا ------------ ۱۴۹
○ اس صبح زندگی کی تھکن کو اتار کر ------------ ۱۵۱
○ ہم کہ تنہا تھے ہم سفر ہو کر ------------ ۱۵۳
○ ہم تو پھرتے رہے سرابوں میں ------------ ۱۵۵
○ بدلنے پر وہ قادر ہیں سدا سے اپنی تقدیریں ------------ ۱۵۷
○ کتاب شوق جو پڑھتا نہیں ہے ------------ ۱۵۹
○ نور مبین (نظم) ------------ ۱۶۱
○ کس لئے (نظم) ------------ ۱۶۳
○ آؤ بات کریں (نظم) ------------ ۱۶۴
○ آج اس دل کی مہربانی سے ------------ ۱۶۵

Marfat.com

○ آج اس کی آنکھوں سے رازِ دل کھلا پایا ——— ۱۶۷
○ سب نے یاں بنا خواہش سانس کا دیا پایا ——— ۱۶۹
○ سامنے جب اس نظر کے کوئی منزل نہ رہی ——— ۱۷۱
○ میں نثار تجھ پہ ہوتا جو کبھی بہار ہوتا ——— ۱۷۳
○ ترے ملنے کا عرصہ مختصر معلوم ہوتا ہے ——— ۱۷۵
○ امن عالم کے سفیروں سے (نظم) ——— ۱۷۷
○ اک تمنا اور ہے (نظم) ——— ۱۷۹
○ موڑ (نظم) ——— ۱۸۰
○ ملے ہیں زخم یہ مجھ کو ترے سنگِ ملامت سے ——— ۱۸۱
○ جاگتا ہے یہیں کہیں کوئی ——— ۱۸۳
○ یہ بہار کیسی ہے (نظم) ——— ۱۸۴
○ جنسِ وفا عام کرو (نظم) ——— ۱۸۵
○ یہ کون ہے (نظم) ——— ۱۸۷
○ بازیابی (نظم) ——— ۱۸۸
○ خامشی (نظم) ——— ۱۸۹
○ دعا (نظم) ——— ۱۹۲

:: :: ::

Marfat.com

اک نئی ہم کتاب لکھتے ہیں
اس صدی کے عذاب لکھتے ہیں

رات دن بھاگتے رہے کیسے
آج اس کا حساب لکھتے ہیں

ہم نشیں، پیار کے سفیروں نے
جتنے دیکھے تھے، خواب لکھتے ہیں

اڑ رہا ہے، غبار سا لیکن
حرف گم، احتساب لکھتے ہیں

Marfat.com

جن سے گلشن مہک مہک اٹھا
ایسے چہرے، گلاب لکھتے ہیں

جن سے پھیلی ہیں نفرتیں ہر سو
وحشتوں کے وہ باب لکھتے ہیں

کس نے بوئے ہیں پیڑ الفت کے
کس نے پایا، ثواب لکھتے ہیں

ان فضاؤں کی نوحہ خوانی کو
نظم کا انتساب لکھتے ہیں

حرف حق ہم کو لکھنا آتا ہے
اس لئے بے حجاب لکھتے ہیں

☆ ☆

Marfat.com

○

پیار کا ہم رواج کرتے رہے
علم کی احتیاج کرتے رہے

دل کی دنیا ہماری اپنی تھی
ذہن پر لوگ راج کرتے رہے

اہل زر اپنے اپنے حربوں سے
دور ہم سے اناج کرتے رہے

اہل حق کا سفر رہا جاری
پیش اپنا خراج کرتے رہے

Marfat.com

روح سے غم جدا تو کر نہ سکے
لوگ اس کا علاج کرتے رہے

سنگ باری ادھر سے ہوتی رہی
ہم بھی برہم مزاج کرتے رہے

ہاں تصادم نہ کر سکے نجمی
ہم مگر احتجاج کرتے رہے

☆ ☆

Marfat.com

○

سمجھ رہا ہے یہ صحرا مری صداؤں کو
اسی لئے تو بلائے یہاں گھٹاؤں کو

اگر وہ غور سے پڑھتے مری کہانی کو
پکارتے نہ کبھی ایسے ناخداؤں کو

میں قربتوں کے یہ موسم سنبھالنا چاہوں
میں خود سے دور کروں گا نہ تیری چھاؤں کو

حروف اپنے بھی ہوں معتبر زمانے میں
کچھ اس طرح سے ملے روشنی وفاؤں کو

Marfat.com

دلوں میں اپنے جو سب کا لحاظ رکھیں گے
بدل سکیں گے تبھی دیس کی فضاؤں کو

یہ دورِ جبر سزا ہے مری حماقت کی
کہ خود سے دور نہ رکھا کبھی بلاؤں کو

ہے ان لبوں کے مقدر میں تشنگی نجمی
جو خود سے دور ہی رکھیں سدا دعاؤں کو

☆ ☆

Marfat.com

○

کسی طرح ہی سہی اب حقیقتیں تو کھلیں
دلوں سے بغض تو نکلے یہ وحشتیں تو کھلیں

مجھے یقیں ہے گرے گا وہ اپنے پاؤں پر
خمارِ زر تو مٹے کچھ عداوتیں تو کھلیں

ضمیر بیچ کے کتنے ہی لوگ زندہ ہیں
چھپے رہیں وہ مگر ان کی خصلتیں تو کھلیں

منافقوں کے تعلق کو عام کرنا ہے
ہوائے دہر پہ اِن کی علامتیں تو کھلیں

Marfat.com

مجھے نہیں ہے غرض کچھ دیئے بجھانے سے
میں چاہتا ہوں یہاں کی طبیعتیں تو کھلیں

ترے فراق کا موسم گذر گیا جاناں
ترے حبیب پہ اب تیری چاہتیں تو کھلیں

میں پھر کہوں گا ترے ان حروف کو سچا
نظر کے سامنے ان کی شہادتیں تو کھلیں

سوال شوق لئے ہم یہاں چلے آئے
اب اپنے سامنے نجمی وہ صورتیں تو کھلیں

☆ ☆

Marfat.com

○

ایک وہ ہے بہار کی صورت
ایک میں دل فگار کی صورت

ایک بارش نے داغ دھوئے ہیں
ایک بارش غبار کی صورت

ایک ہم بے نیاز ذات رہے
ایک وہ اشتہار کی صورت

ایک چھاؤں ہے بے یقینی کی
ایک چھاؤں قرار کی صورت

Marfat.com

ایک موسم گلاب جیسا ہے
ایک موسم ہے دار کی صورت

ایک منظر فصیل ٹوٹی ہے
ایک منظر حصار کی صورت

ایک چہرہ فریب دیتا ہے
ایک چہرہ ہے یار کی صورت

ان کا آنا ہے نجمی محفل میں
موسم خوشگوار کی صورت

☆ ☆

Marfat.com

توکیا ہجرت ضروری ہو گئی ہے

جہاں رہنا اجیرن ہو
جہاں پر سانس رکتا ہو
جہاں انصاف بکتا ہو
جہاں پر امن عنقا ہو
تحفظ کا جہاں احساس مٹ جائے
جہاں رسوا شرافت اور دیانت ہو
جہاں نجمی
محبت کی زباں ہی کاٹ دی جائے
جہاں ظالم کے ہاتھوں کو نہ کوئی روک پائے اور
ترستے ہوں جہاں پر لوگ روٹی کو
جہاں پر ایک طبقے میں ہی بٹ جائیں مراعاتیں
تعجب ہے کہ پھر بھی پوچھتے ہو یہ
توکیا ہجرت ضروری ہو گئی ہے

☆ ☆

Marfat.com

یاد

اک چراغ رہنما
اک تپیدہ رہ گزر
اک محبت کی زباں
کاسۂ افکار میں
دولت حسن بتاں

ایک مدھم سی ہے لو
اک تبسم جاں فزا
وصل کی خیرات ہے
لمس کا احساس ہے
یہ دل آشفتہ کا
ایک ربط خاص ہے

پھول سا لہجہ ہے یہ
عشق پر پہرہ ہے یہ
اک سمندر تشنہ لب
آرزو کا اک جہاں
جستجو سے دور ہے
نور سے معمور ہے

☆ ☆

Marfat.com

○

حادثوں کے اندر ہی انقلاب ہوتے ہیں
دل لہو جو کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں

آگہی کے آئینے جس گھڑی چمکتے ہیں
ایسے میں تو جگنو بھی آفتاب ہوتے ہیں

تشنگی مٹائیں گے کس طرح سے یہ تیری
خواہشوں کے دریا بھی تو سراب ہوتے ہیں

ان حسین آنکھوں میں کچھ چراغ جلتے ہیں
پیار سے میں دیکھوں جب وہ گلاب ہوتے ہیں

Marfat.com

لفظ جن میں سچے ہوں معتبر جو کہلائیں
ذہن و دل بدل دیں جو وہ نصاب ہوتے ہیں

دل گرفتہ بیٹھے ہو، جبر ہے یہ لا حاصل
پیار کے مقدر میں دکھ کے باب ہوتے ہیں

خود نمائی اچھی ہے حد میں جو رہے نجمی
ورنہ اس کے شر بھی کچھ بے حساب ہوتے ہیں

☆ ☆

111319

Marfat.com

○

مجھ سے لہجہ بدل کے بات کرے
اس سے کہنا سنبھل کے بات کرے

میں سمندر ہوں ذات میں اپنی
مجھ سے دریا دہل کے بات کرے

اس کا لہجہ یہ چغلی کھاتا ہے
میرا حاسد ہے جل کے بات کرے

اس نے دیکھا نہیں چلن میرا
تیر جیسے نکل کے بات کرے

Marfat.com

گیت جیسا ہے وہ حسیں پیکر
ساتھ میرے مچل کے بات کرے

دور ہونگی یہ تلخیاں دل کی
گر کسی روز مل کے بات کرے

وہ ملا ہے تو ایسے لگتا ہے
خواب پیکر میں ڈھل کے بات کرے

لے کے جائے کہاں چراغوں کو
کون نجمی اجل سے بات کرے

☆ ☆

Marfat.com

دل نہیں مانتا

کیا یہی خواب تھا

جس کو دیکھا کیے، جس کو ترسے تھے ہم

جس کو ہم نے کیا، دان اپنا لہو

جس کی خاطر لٹائیں کئی عصمتیں

جس کی خاطر کٹائے تھے لاشے کئی

جس کے جگنو کو بھی ہم نے سورج کہا

ہجرتوں کے سہے زخم جس کے لئے

کتنے آنسو کیے جذب اس خاک میں

اپنی محنت کا اس کو پسینہ دیا

پاس اپنے تھا جو بھی خزینہ دیا

کیا یہی خواب تھا

دل نہیں مانتا

○

اس کے بدلے میں ہم کو بھلا کیا ملا

یہ زمیں، آسماں، یہ فضا، بال و پر، حوصلہ

یہ بھی کافی سہی

ہے غنیمت ہمیں جو ملا

Marfat.com

دیکھتا ہوں مگر یہ میں کیا
ایک تفریق ہے بٹ گئے جس سے ہم
ہو گئے بے وقر
میں سہوں جبر سب
میں تو کانٹے چنوں
اور وہ پاس جس کے بھی طاقت کی تلوار ہے
پھول کو توڑ لے' آنکھ کو پھوڑ دے
ایک میں' سچ کی سولی پہ لٹکا رہوں ہر گھڑی
ایک وہ' جھوٹ سے' کھوٹ سے' اپنا دامن بھرے
اس سے پوچھے نہ کوئی وہ کرتا ہے کیا
ایک میں' مانگتا جو رہے بھیک انصاف کی
ایک وہ' جو خریدے عدالت کے ہر فرد کو
ایک میں' جو ہتھیلی پہ جلتا دیا لے کے چلتا رہوں
ایک وہ' جو بجھائے چراغوں کو دے کر ہوا
جس کے منفی رویے سے لے کر جنم
کتنے فرعون' نمرود پیدا ہوئے
یہ جو تفریق ہے یہ مٹے گی کبھی؟
مجھ کو میرا جو حق ہے ملے گا کبھی؟

Marfat.com

کس طرح اور کیسے بتا؟
راحتیں، رحمتیں، خوشبوئیں، روشنی
ایک سی یاں بٹے گی کبھی
مجھ کو یہ، سب نہ اب تک ملا ہے کبھی
میرے بچوں کو کیا یہ ملے گا سبھی
ہے ضمانت کوئی، سوچ ہے یہ مری
منحرف میں نہیں خواب سے
خواب اچھا ہی دیکھا تھا ہم نے مگر
اب جو حالت ہے اس کی، اسے دیکھ کر
دل یہ کہتا ہے مجھ کو بتا
کیا یہی خواب تھا
دل نہیں مانتا

○

آگہی، آئنہ، صورتیں، وہ فضا
کچھ دیئے، روشنی، ایک احساس تھا
منجمد لفظ تھے ---- اور اک داستاں
راستا سامنے، ساتھ تھیں منزلیں، اس لئے
ہر گماں کو کہا، اک یقیں

Marfat.com

عزم تھا اک نیا
وصل کی چاندنی مل گئی
دوستی کے شجر اب لگائیں گے ہم
روپ کا اک نگر اب سجائیں گے ہم
رت جگوں کی کہانی نہ تحریر کی
سسکیاں، ہچکیاں یاں پہ جاری رہیں
ہم نے لیکن کہاں کوئی تنویر کی
کب یہ ہم سے ہوا
ہم دلوں کی کبھی! دستکیں سن سکیں
ہم بھٹکتے رہے
خواب پریاں ہمیں آ کے ملتی رہیں
ہم بہلتے رہے، ہم کو اپنی بصارت پہ کیا ناز تھا
رہ بدلتے رہے، کارواں کس طرف چل پڑا
ہم نے سوچا کبھی
ہم نے دیکھا کبھی؟

معذرت

نت نئے تجربے ہو رہے تھے یہاں
کچھ غلط، اور کچھ ٹھیک تھے ان کو دیکھا کیے

Marfat.com

دل کی آنکھوں کو ہم بند رکھے ہوئے
کیا یہی خواب تھا
دل نہیں مانتا

○

اور پھر ایک مشکل پڑی
ہم اکائی کی صورت اکٹھے ہوئے
ہاں فقط اک گھڑی، مختصر سی گھڑی
میری آنکھیں سنبھالے ہیں منظر سبھی
پھر ہمیں وقت ہی کب ملا
چھیننے اور جھپٹنے میں یوں مصروف ہم ہوئے
اور باتوں کا ہم کو کہاں ہوش تھا
ہاں اسی وقت سے کوئی وقفہ دیے
اپنا دشمن رہا تاک میں
وہ کہ عیار تھا، وہ کہ
ہشیار تھا
ہم تھے مدہوش سب
وہ ہماری رگیں کاٹتا ہی رہا
وہ تھا بزدل بہت اس لئے

Marfat.com

اس نے شب خون مارے کئی

اور پھر

اک بڑا وار کرنے کو تیار بھی ہو گیا

اس نے سب کچھ کیا

ہم مگر خود سے الجھے رہے

اور پھر کٹ گیا ایک بازو مرا

زخم ایسا لگا جس نے مجھ سے مری

چھین لی زندگی، خوش دلی، روشنی

اب میں زندہ تو تھا

یہ مگر زندگی بوجھ تھی

وہ ہزیمت اٹھانی پڑی تھی مجھے

ذکر سے جس کے میرا ہے خوں کھولتا

اور پھر

مجھ پہ پڑتی گئی گردیوں وقت کی

آخرش ہو گئے سرد جذبے مرے

بے حسی نے جمائے نشاں اس طرح

یاد ماضی بھلائی ہر اک فرد نے

ایک زنجیر کے میں بھی حلقوں میں چلتا رہا

Marfat.com

عالم خواب میں وقت کٹتا گیا
ہاں کبھی کوئی نعرہ بھی لگتا رہا
کام تعمیر کا رک چکا تھا یہاں
بے حسی کے نشاں گہرے ہوتے گئے
ہوس زر بڑھ گئی
اور اسی دھوپ نے سارے
منظر کو گہنا دیا
میں بھی اک کارواں تھا مگر
دیکھتے ہی مجھے
سب ہی کہتے تھے بس ' یہ تو اک بھیڑ ہے
اہل فن --- بے نشاں
علم تھا --- بے ستوں
جرم کو دی گئی وہ ہوا
جو تھے تخریب کے دائرے وہ یہاں بڑھ گئے
جو تھی تعمیر کی صورتیں مٹ گئیں ' ہم الجھتے گئے
جال دشمن نے پھینکے تھے ہم پر کئی
حرف دیوار پر -- صاف لکھا تھا جو
وہ بھی پڑھنے کو ہم

Marfat.com

آگے بڑھنے کو ہم

اب نہ تیار تھے

ہاں فقط ' ایک موہوم سی زندگی کی لپک ہم میں تھی

اس لئے ہم کو خطرہ جو تھا اپنے دشمن سے بھی

ہر گھڑی

بس اسی واسطے ایک تحریر تھی

ایک تقریر تھی ' ایک تلوار تھی

ایک تیکھی نظر ' ساتھ رہتی رہی

جو بلاتی رہی ' جو جگاتی رہی

پاگلوں کی طرح

اس لئے کہ مسافر سبھی سو نہ جائیں کہیں

کارواں میں لٹیرے بہت تھے چھپے

لوٹتے جو رہے

لوٹ کی یہ روایت چلی جس گھڑی ' اس میں شامل ہوئے

جو مخالف منافق ' جو غدار تھے

بن گیا یہ بھی اک قافلہ

ساتھ چلتا رہا ' کام کرتا رہا ' شور اٹھتا رہا

قتل ہوتے رہے لوگ لٹتے رہے

Marfat.com

زندگی کا سفر اس طرح طے ہوا

کیا یہی خواب تھا

دل نہیں مانتا

○

دل یہ مجھ سے کہے

سامنے ہیں ترے راستے اب کئی

ایک وہ راستا' جو لٹیروں کا ہے

ایسے رستے کا تو کس طرح سے مسافر بنے گا بھلا

یہ تو رستہ ہے وہ جس پہ چل کر سبھی آج رسوا ہوئے

اپنی پہچان ہی کھو چکے

کوئی عزت نہ ان کی کوئی آبرو

ایسے رستے کے جو بھی مسافر بنے وہ ہوئے بے نشاں

پھر بھی سمجھے نہیں

علم سے دور ہیں' کتنے مجبور ہیں

جیسے معذور ہیں

دوسرا ہجرتوں کا سفر

اس میں شامل ہیں کتنے ہی دردوالم

تشنگی' آبلے' خامشی

Marfat.com

ایک ویران سی زندگی ' ایک نامہربان آسماں
بے زمینی کا احساس بھی تو رہے
سوچ لے تو نے کرنا ہے کیا
ہاں مگر! تیسرا راستہ بھی تو ہے
رنگ پھیکے ہیں جس کے سبھی ' جو ہے بے چہرگی کا سفر
جس میں شامل سدا
حیرتیں ' حسرتیں ' یاس ہے
رنگ سے ' نور سے ' سوچ سے ' پاک ہے
یہ بھی آباد ہے ' سب سے بڑھ کر مگر
اس طرح جیسے جنگل درندوں سے آباد ہو
اس کو کرنا ہے اب علم سے بہرہ ور
اور دینا ہے اب
اس کو تہذیب کا پیرہن
میں نے سوچا ہے یہ
میں اسی راستے پر چلوں گا سدا
مجھ کو آئی نظر اس میں امید کی اک کرن
میں اسے ڈھونڈنے اب چلا دوستو
میں چلا دیکھنے پھر نیا خواب اک

Marfat.com

دل یہ لیکن کہے اب حماقت نہ کر
میں یہ اس سے کہوں
اب کے میں خواب کو دوں گا' جیون نیا
خوشبوؤں سے بھرا
دل نہیں مانتا
دل نہیں مانتا

☆ ☆

Marfat.com

○

وفا کی کشتی سمندر میں ڈال کر رکھنا
جواب آئے نہ آئے سوال کر رکھنا

خوشی کی صبح منور کی ہے اگر خواہش
تو شام غم کے اندھیروں کو ٹال کر رکھنا

تم اپنی بات سلیقے سے اس طرح کہنا
صدف سے گوہر مقصد نکال کر رکھنا

جو تیر آئیں کمیں گاہ سے تمہاری طرف
مقابل ان کے عزائم کی ڈھال کر رکھنا

شب الم کی طوالت نہ ہوگی کم نجمی
تم اپنی آنکھ کے جگنو سنبھال کر رکھنا

☆ ☆

Marfat.com

○

کس نے تھاما ہے گرنے والوں کو
کس نے پوچھا ہے خستہ حالوں کو

سائے پھیلے ہیں کچھ نحوست کے
روک لیتے ہیں جو اجالوں کو

جم نہ جائیں یہ برف کی صورت
لب پہ لے آؤ اب سوالوں کو

دیکھ کوئی صدائیں دیتا ہے
گزرے لمحوں کو گزرے سالوں کو

Marfat.com

ہم نے دل میں چھپا کے رکھا ہے
آج بھی آپ کے خیالوں کو

جو بھی پیتا غرض کی مے پایا
اس نے رسوا کیا ہے پیالوں کو

آج اترا رہے ہیں وہ لیکن
کل بچائیں گے کیسے کھالوں کو

باز آئیں گے اس طرح کیسے
باز رکھنا پڑے گا سالوں کو

ہم ہی لائیں گے سامنے نجمی
زندگی کے نئے حوالوں کو

☆ ☆

Marfat.com

○

ہاتھ میرے مرا ہنر دیکھے
ذات کی بات کیا، ثمر دیکھے

دھول ہوں میں بھی کچھ ستاروں کی
گر بصیرت بھری نظر دیکھے

وہ جو پڑھتا ہے تختیاں دل کی
اس سے کہہ دو کبھی ادھر دیکھے

تبصرہ کچھ نہیں اڑانوں پر
جو ملے میرے بال و پر دیکھے

Marfat.com

یاد آئیں گی لغزشیں اس کو
وہ جو تعبیر کا اثر دیکھے

یہ کوئی معرکہ نہیں پیارے
خاک اڑتی ہے سر بسر دیکھے

میری آنکھوں میں ایک موسم ہے
دیکھ لے گا اسے اگر دیکھے

زندگی کچھ عزیز تھی ہم کو
ورنہ کٹتے ہوئے شجر دیکھے

ہے جو بیکار میں پھریں نجمی
اہل زر کی انہیں نظر دیکھے

☆ ☆

Marfat.com

مجھے بہار کا موسم

اجالوں کا سفر کرنے میں نکلا تھا
دھوئیں نے ایسے رنجش کے
مجھے گھیرا
کہ اپنے ہم سفر سے میں
بہت ہی دور جا نکلا
میں لوٹ آیا ہوں رستے سے
مگر اب وقت نے نجمی
مری چاہت کا موسم ہی بدل ڈالا

وہی چہرہ
جو مثل گل مہکتا تھا
مثال زخم ہے اب تو

✪ ✪

Marfat.com

دل

دل مست قلندر ہے
جب ضرب لگاؤں میں
اک حشر اٹھاتا ہے
اک پھول کھلاتا ہے
بے رحم اناؤں سے
کرتا ہے بھنور پیدا
خاموش صداؤں سے
انجان سے رستوں کا
یہ ایک مسافر ہے
دل ایک قلندر ہے
یہ مست قلندر ہے

☆ ☆

Marfat.com

○

تھوڑی تازہ ہوا ہی مل جائے
کوئی حرف دعا ہی مل جائے

مجھ کو خورشید کی طلب کب ہے
روشنی کا دیا ہی مل جائے

جس نے رکھا ہے دھیان میں مجھ کو
کاش اس کا پتا ہی مل جائے

میری جانب بھی وہ نظر اٹھے
سرخوشی کی صدا ہی مل جائے

Marfat.com

جو ہے نقش دوام کی صورت
مجھ کو وہ راستا ہی مل جائے

دل کی باتیں میں برملا کہہ دوں
گر کوئی آشنا ہی مل جائے

درد مندوں کو کچھ سکوں تو ملے
خوشبوؤں کی فضا ہی مل جائے

طے کریں گے یہ راستا کیسے
اہلِ دل، ہم نوا ہی مل جائے

کوئی لہجہ گداز سا چاہوں
کوئی چہرہ کھلا ہی مل جائے

☆ ☆

Marfat.com

○

تری زلفیں جو یوں بکھری رہیں گی
تو بن کے داستاں پھیلی رہیں گی

بگولے چار سو رقصاں رہیں گے
تو پھر آبادیاں سہمی رہیں گی

اجالے سوچ کے پھیلے نہ ہم سے
تو راہیں فکر کی سونی رہیں گی

بلائیں جس میں آکر سب گریں گی
دعائیں جال وہ بنتی رہیں گی

Marfat.com

اگر سچائی لکھنا سیکھ لو گے
بہاریں پھر یہاں ٹھہری رہیں گی

چمن زار فضا مہکی ہے پھر سے
یقیں کی بارشیں ہوتی رہیں گی

سرابوں میں سفر جاری رہے گا
تو یہ پلکیں سدا بھیگی رہیں گی

جبینیں شوق میں نجمی سدا اب
یونہی سجدہ ادا کرتی رہیں گی

☆ ☆

Marfat.com

پانیوں میں مچی عجب ہل چل
ایک کشتی ہوئی تھی جب اوجھل

جس کو ملتا ہے حسن کا جلوہ
وہ تو ہوتا ہے عشق میں پاگل

تیری خاطر ملی جو بے خوابی
میری پلکوں کو کر گئی بوجھل

میرا حسن طلب جو دیکھا تو
بھرنے آئے وہ پیار کی چھاگل

Marfat.com

جس جگہ میں نے گھر بنایا ہے
سہمے لوگوں کا وہ ہے اک جنگل

اک کہانی کہی ہے خوشبو نے
اک فسانہ بنے گا اب کاجل

لوگ اسکو بھی کچھ تو کہتے ہیں
جو کہ رہتا ہے پیار سے غافل

وہ جو برسائے پیار کی بوندیں
اس سے کہنا کبھی کرے جل تھل

خشک سالی مٹے گی اب نجمی
میں نے دیکھے ہیں خواب میں بادل

☆ ☆

Marfat.com

○

ذرا یہ دیکھ سہی کیسے وہ عذاب میں ہے
سفر نصیب ہے لیکن کسی سراب میں ہے

وہ اپنے جھوٹ کو جتنا بھی عام کرتا ہے
میں دیکھتا ہوں کہ اتنا ہی اضطراب میں ہے

کرن کرن کا سفر ہے فقط اسی جانب
نجانے کیسی کشش یہ گل آفتاب میں ہے

مجھے ملی ہے مری ہی رفاقتوں کی سزا
ہر ایک شخص سے الفت یہ کس نصاب میں ہے

Marfat.com

بپاس خاص جلائی ہیں مشعلیں دل کی
عجب طرح کی تمازت رخ گلاب میں ہے

جسے پڑھا ہے سدا میں نے اک عقیدت سے
وہ ایک حرف محبت' وفا کے باب میں ہے

کچھ اس طرح سے زمانے کی اب ہوا بدلی
ملا ہوں جس سے۔ بھی نجمی خمار خواب میں ہے

☆ ☆

Marfat.com

○

پیار کا دیپ جلانے میں نہ عجلت کرنا
اس کو ہمراز بنانے میں نہ عجلت کرنا

خواب سُنا وہ محبت سے جو دیکھا اس نے
اس کو تعبیر بتانے میں نہ عجلت کرنا

آپ ہی آپ صداؤں کے بھنور ٹوٹیں گے
ان کے پیچھے کبھی جانے میں نہ عجلت کرنا

تبصرہ اس کی نوازش پہ فقط کافی ہے
حاشیہ کوئی چڑھانے میں نہ عجلت کرنا

Marfat.com

دل میں دیوار اٹھی ہے یہ جو رنجش کے سبب
اس کو اب خود ہی گرانے میں نہ عجلت کرنا

جیت ہوتی ہے کہاں پر نظر کی جنبش سے
یہ ہنر اس کو سکھانے میں نہ عجلت کرنا

لوٹ آئے ہو اگر دل پہ کوئی بوجھ لیے
اپنے قدموں کو اٹھانے میں نہ عجلت کرنا

حسن اخلاص کے غلبے میں نہ آنا نجمی
زخم دل اس کو دکھانے میں نہ عجلت کرنا

☆ ☆

Marfat.com

مات ہونے تک

ہم نے سوچا ہے کبھی کیا ہے ہمارا جینا
ایک تہمت کو اٹھائے پھرنا
اپنی الجھن کو بڑھائے جانا
اندھے جذبوں کا سوالی ہونا
غم کے شعلوں کو ہوائیں دینا
اپنی آنکھوں میں سرابوں کو بسائے رکھنا
اور ہر پرچھائیں کا پیچھا کرنا
اپنے لفظوں کے معانی سے بچھڑ کر چلنا'
خوش گمانی کے قفس میں رہنا
راستے میں کوئی دیوار اٹھائے رکھنا
اور گدلا کے فضاؤں کو یوں مٹی ہونا
نامرادی پہ مقدر کا حوالہ دینا
جیسے بادل کا سمندر پر برستے جانا
ہم نے سوچا ہے کبھی کیا ہے ہمارا جینا

Marfat.com

فیصلہ

فیصلہ ہو چکا
پھر بھلا
طے کریں منزلیں کس لیئے؟
راستے ہم چنیں کس لیئے؟
زندگی، بندگی کس لیئے؟
صبح کی رونقیں، شام کے دھندلکے
خواہشیں، حسرتیں، داستان، امتحان کس لیئے؟
ہے تغیر میں سارا جہاں کس لیئے؟
حسن جو خوب تھا کب رہا، حسن ٹھہرا نہیں اک جگہ
بچپنا، کم سنی پھر جوانی گئی
یہ بڑھاپا ملا کس لیئے؟
راستے ایک سے دوسرا، تیسرا، پانچواں، ساتواں
بے نشاں ہیں سبھی راستے
کتنے موسم ملے ڈھل گئے
اب جو موسم ہے وہ، آخری
سانس محدود تھے، ختم ہوتے گئے
زندگی کے سبھی رنگ مٹتے گئے، سائے بڑھتے گئے
اس سفر کے سہارے سبھی عارضی
یہ فنا کا سفر جو ملا ہے ہمیں

Marfat.com

اس کے منظر سبھی عارضی ٗ رنگ کچے تھے سب
اس لئے مٹ گئے

یہ سفر رائیگاں
اس میں جو بھی ہے وہ ہے جدا اصل سے
اصل کو چھوڑ کر ٗ اصل سے تو جدا جب رہے گا تو پھر
رائیگاں ہی رہے گا ترا یہ سفر ٗ یہ عمل ٗ
اس لیے راستے یہ سبھی چھوڑ دے ٗ خول کو توڑ دے
تو گماں سے نکل اور چل
اس یقیں کی طرف
وہ سفر ٗ وہ بقا کا سفر ٗ دائمی
اس سفر میں خسارے کا سودا نہیں
کوئی دھوکا نہیں
فیصلہ ہو چکا ٗ تو بھی کر لے یقیں
آج کر لے یقیں
اے مرے ہم نشیں
اے مرے ہم نشیں

☆ ☆

Marfat.com

اقبالؒ کے حضور

قدم قدم کو اجالا ترے خیالوں نے
نظر نظر کو محبت کی روشنی دی ہے
تری نوا ہی سے جاگا ہے کارواں اپنا
بجھے چراغ کو تو نے ہی زندگی دی ہے

تری نگاہ رہی دور ان ستاروں سے
ترے مقام کو انجم شناس کیا جانے
مئے یقیں سے ہی لبریز تیرا جام رہا
سرود شوق کو خوف وہراس کیا جانے

چمن میں چشم نرگس اب کئی صدیاں یوں روئے گی
تو پھر جا کر کہیں ہو گا ترے جیسا گہر پیدا
محبت کے ستارے یہ زمیں پر جو بکھیرے ہیں
مرے غم خانہ میں ہو گی انہی سے اب سحر پیدا

☆ ☆

Marfat.com

○

دل پہ جو بوجھ پڑے کیسے مسیحا جانے
کس کو کہتے ہیں تپش دھوپ کا صحرا جانے

اک زمانے کو خبر ہے کہ میں ٹوٹ چکا ہوں
وہ ارادوں کو مرے آج بھی لوہا جانے

وہ مرے ساتھ بھلا کیسے سفر پر چلتا
جو نہ حالات کو سمجھے نہ تقاضا جانے

جس کو دیتی تھی سدا اپنی بصارت دھوکا
دل کی خوش فہمی اسے آج بھی بینا جانے

Marfat.com

میں خیالوں پہ ترے کیسے لگاؤں پہرہ
تو کہ بادل کو بھی دیکھے تو اجالا جانے

دل سے بھولا نہ کبھی لاکھ بھلایا اس کو
وہ مجھے اب بھی دل و جان سے پیارا جانے

اس کو اپنا ہی سمجھتا ہے قبیلہ اس کا
وہ بھری بھیڑ میں خود کو جو اکیلا جانے

کوئی بتلائے مجھے خود کو وہ سمیٹے کیسے
اپنے اذہان پہ جو خوف کا پہرہ جانے

لوگ پتھر کے ملے مجھ کو سفر میں نجمی
کس طرح ان سے بچا ہوں کوئی کیا جانے

☆ ☆

Marfat.com

○

تشنہ تشنہ بجھی بجھی یوں ہی
بیت جائے گی زندگی یوں ہی

کوئی حرف دعا ملا نہ مجھے
میں نے چاہی تھی روشنی یوں ہی

کر گئی مضطرب کئی منظر
موج اٹھی تھی سر پھری یوں ہی

مبتلا غم میں اس نے رکھا ہے
ایک تصویر دیکھ لی یوں ہی

میں بھلا کب اداس بیٹھا تھا
آ گئی آنکھ میں نمی یوں ہی

Marfat.com

ہم مسافر خزاں رتوں کے تھے
ساتھ اپنے تھی خستگی یوں ہی

ظلم کیسے تراش لیتا ہے
دیکھنے میں ہے آدمی یوں ہی

کوئی دعویٰ نہ ہے دلیل یہاں
چل رہی ہے یہ ہمسری یوں ہی

محفل فکر بھی سجی لیکن
پھر بھی قائم تھی تیرگی یوں ہی

گھٹتی جاتی ہے عمر یہ جیسے
بڑھتی جاتی ہے بے دمی یوں ہی

ہم بھی کیسے اسیر ہیں نجمی
جو مناتے پھریں خوشی یوں ہی

☆ ☆

Marfat.com

○

لفظ دل خون سے ہوتا جہاں تحریر نہیں
جذبہ شوق بناتا وہاں تصویر نہیں

اس کو دعویٰ ہے کہ ملتا ہوں بڑے لوگوں سے
اپنے سائے سے کہیں وہ تو بغل گیر نہیں

اس قدر غور سے کیا دیکھ رہا ہے مجھ کو
یہ مرا ذوق ہنر ہے تری تصویر نہیں

زخم کو پھول بنایا ہے تری قربت میں
تو محبت ہے مرے پاؤں کی زنجیر نہیں

Marfat.com

کیا یہ انصاف ہے جو تو نے کیا ہے ظالم
اس میں مضمر ہے خرابی مری تعمیر نہیں

تو مرے عہد رفاقت کو بھلانا چاہے
شام ہونے سے تو مٹتی کبھی تنویر نہیں

اب نہ کہنے میں سلیقہ ہے نہ سننے میں خلوص
اب کسی حرف تمنا میں بھی تاثیر نہیں

کیا ہوا تشنہ لبی گر ہے مقدر ٹھہرا
داغ حسرت کو کیا عشق سے تعبیر نہیں

میں اسے صاحب دل کیسے کہوں تم ہی کہو
پاس رکھتا جو کوئی درد کی جاگیر نہیں

دکھ جو میرا ہے وہ میرا ہی رہے گا نجمی
میرے رونے پہ یہاں کوئی گلوگیر نہیں

☆ ☆

Marfat.com

○

حسن زنجیر وہ کرے کیسے
خواب تصویر وہ کرے کیسے

لفظ لکنت زدہ ملے اس کو
ان کو تحریر وہ کرے کیسے

جب اٹھے موسموں کے رنگ بھرے
اور تقریر وہ کرے کیسے

شب کی بیداریاں بڑھاتا ہے
دل میں تنویر وہ کرے کیسے

Marfat.com

ایک دستک، کواڑ پر بوسہ
اس کی تفسیر وہ کرے کیسے

جرم تیرا سزا مجھے دی ہے
اور تقصیر وہ کرے کیسے

بے یقینی ہے مانگتا ہے دعا
اس کی تعبیر اب کرے کیسے

جرم اپنا اچھال کر خوش ہے
اور تشہیر وہ کرے کیسے

کل جو رستہ تھا نجمی پاؤں کا
آج دل گیر وہ کرے کیسے

☆ ☆

Marfat.com

○

میں سوچتا ہوں کہ حرف سوال کیسا تھا
جو اسکے چہرے پہ آیا ملال کیسا تھا

وہ اپنے ساتھ بھی کوئی مکالمہ تو کرے
کہ اس کی سوچ تھی کیسی خیال کیسا تھا

سہے ہیں ظلم سبھی کے ہے حوصلہ اس کا
مگر یہ دیکھ وہ پھر بھی نہال کیسا تھا

ترے عروج کے قصے ہیں سب کے ہونٹوں پر
ابھی نہ پوچھ یہ ہم سے زوال کیسا تھا

Marfat.com

یہ کس طرح سے کریں ہیں ضمیر کا سودا
لہو کی آگ سے نکلا سوال کیسا تھا

مجھے فراق کے لمحے شمار کرنے دے
ابھی یہ کیسے کہوں میں وصال کیسا تھا

گھرے تھے حلقہ شر میں کچھ اسطرح سارے
وہاں سے لوٹ کے آنا محال کیسا تھا

کوئی کرن بھی نہ اتری اجالنے مجھ کو
گذر چکا ہے جو نجمی وہ سال کیسا تھا

٭ ٭

Marfat.com

امید کا سورج

اک پیار دریچہ کھلنے پر
یہ گلشن جاں کچھ مہکا ہے
امید کا سورج دیکھا ہے
تعمیر کی صورت نکلی ہے

کچھ عکس نئے ان آنکھوں نے
دھرتی پر پڑتے دیکھے ہیں
اور اس کے مقابل کتنے ہی
طوفان سے اٹھتے دیکھے ہیں

ان باغ بہاراں لمحوں میں
اور پیار کی ان شبھ گھڑیوں میں
میں دست کشادہ رکھتا ہوں
اور حرف دعا یوں لکھتا ہوں

Marfat.com

یہ نور جو چمکا گلشن میں
اس نور کی کرنیں یوں پھوٹیں

اس دیس کی پاک فضاؤں میں
ہر ایک پرند بے خوف اڑے
یہ پہیہ ہے جو گردش میں
اب خوشحالی کی سمت مڑے

اس سوہنی موہنی صورت سے
اس پیاری پیاری سیرت سے
سب گھور اندھیرے چھٹ جائیں
اب عدل کا ہر جا شور اٹھے
اور ظلم کا نام نشان مٹے

جو آنکھیں خواب سجاتی ہیں
ان خوابوں کو تعبیر ملے
جو حرف محبت پھوٹے ہیں
اب ان کو ہی تشہیر ملے

☆ ☆

Marfat.com

بیتے لمحوں کا قرض

آزاد فضاؤں میں
رہتے ہوئے ہم کو بھی
اس پیار کی چھاؤں میں
انچاس برس بیتے
منظر نہ بدل پائے
رستے ہیں وہی اپنے
اک کھیل ہمیں بھایا
مشغول ہیں ہم سارے
اک خواب ساطاری ہے

یہ ذات ہماری ہے
ہم خود ہی تماشائی
اور خود ہی تماشا ہیں
دعویٰ ہے کہ توڑیں گے
آکاش سے ہم تارے
کچھ فکر ہے فردا کا
نہ حال کا غم کوئی
اک زعم بلندی کا
ہے پاس فقط اپنے

Marfat.com

کچھ باس ہے مٹی کی
یادوں کا الاؤ ہے
اے کاش سمجھ جائیں
اے کاش سنبھل جائیں
کردار کہانی کے
محنت کو دیا کر دیں
دن اپنی جوانی کے
کردار کہانی کے
بیزار نظر آئیں
اب نسل پرانی سے
جب بات کریں ان سے
ہنگامہ کھڑا کر دیں
آزاد فضاؤں میں
رہتے ہوئے ہم کو بھی
اس پیار کی چھاؤں میں
انچاس برس بیتے

☆ ☆

Marfat.com

○

خوبصورت وفا کے گہنے ہیں
غم اٹھائے ہیں جس نے پہنے ہیں

ہم کو ملتے ہیں خوش نما وعدے
ہم غریبوں کے یہ ہی لہنے ہیں

زخم دے گا اگر کوئی مجھ کو
درد زخموں کے اس نے سہنے ہیں

کھیلنے کا ہمیں قرینہ تھا
دشمنوں کے بھی یہ ہی کہنے ہیں

Marfat.com

سارے موسم اسیر ہیں جس کے
ایسے برگد کے ہم تو ٹہنے ہیں

خالی ہوتا نہیں سبو جس کا
پیار چشمے وہیں سے بہنے ہیں

روشنی کو خرید کر اس نے
شہرتوں کے لباس پہنے ہیں

تم کہیں جا بسو مگر نجمی
یہ خسارے تو ساتھ رہنے ہیں

☆ ☆

Marfat.com

○

راستے بے نشاں ہوئے کیسے
تجھ سے وہ بدگماں ہوئے کیسے

حادثہ جب نہیں کوئی گذرا
لوگ پھر نیم جاں ہوئے کیسے

جو تھے مٹی غریب خانے کی
وہ مرے آسماں ہوئے کیسے

شوق کی منزلیں تھیں دور ابھی
دل میں فتنے جواں ہوئے کیسے

Marfat.com

میں نے یوں ہی ذرا ہوا دی تھی
چند تنکے دھواں ہوئے کیسے

طور دیکھا مرا فقیرانہ
اور وہ مہرباں ہوئے کیسے

کوئی چنتا رہا ہے دیواریں
دل اسیر زباں ہوئے کیسے

دل جو قابو میں تو نے رکھا تھا
پھر یہ آنسو رواں ہوئے کیسے

جن سے نجمی نہ تھی شناسائی
وہ مرے ترجماں ہوئے کیسے

Marfat.com

○

بند اس نے محبت کے در کر دیئے
دور امید کے سب شجر کر دیئے

کل کسی بھی جو گنتی میں آتے نہ تھے
آج دولت نے وہ معتبر کر دیئے

وہ نظر کا بدلتے گئے زاویہ
فیصلے دل کے سب بے اثر کر دیئے

اس کو ڈر تھا اجالا نہ پھیلے کہیں
قید سارے ہی اہل نظر کر دیئے

Marfat.com

اک حویلی کی رونق تھی پیاری اسے
لوگ بستی کے سب بے ہنر کر دیئے

گوشوارہ مرتب جو ہونے لگا
میرے کالم سبھی مختصر کر دیئے

میرا جذبہ' جنوں اور ارادے اٹل
اک نظر نے سبھی منتشر کر دیئے

نارسائی نے وہ زہر گھولے یہاں
پیڑ جتنے تھے سب بے ثمر کر دیئے

☆ ☆

Marfat.com

○

کھو گیا اس طرح وہ منظر میں
جیسے رہتا رہا ہو اس گھر میں

یاد کاغذ کی ایک کشتی تھی
چھوڑ دی وقت کے سمندر میں

جستجو میں رہوں جو سرگرداں
کیا ملایا ہے میرے جوہر میں

یہ عقیدت کے پھول ہیں جتنے
ہم بہائیں گے پیار ساگر میں

Marfat.com

ظلم آدم کا آدمیت پر
یہ تو لکھا نہیں مقدر میں

میں نے چوما تھا اس کے ہاتھوں کو
پھول گرنے لگے برابر میں

عشق کرتا ہے نجمی لفظوں سے
ڈال دیتا ہے جان پیکر میں

٭ ٭

Marfat.com

○

ایک شب خون ایسا مارے اب
کوئی آئے یہ سر اتارے اب

منتظر ہیں یہ پھول خوشبو کے
پاس ہیں کاغذی سہارے اب

جو مسیحائی کرنے آتا ہے
میرے زخموں کو وہ نکھارے اب

سوچتا ہوں کہ لوگ کرتے ہیں
کس طرح سے بھلا گذارے اب

Marfat.com

اجنبی بن کے کل جو ملتے تھے
کس لئے ہو گئے وہ پیارے اب

ایک بے جان ایک زخمی ہے
کون سمجھے گا یہ اشارے اب

روگ اتنے لگے ہیں جانوں کو
بن گئے لوگ تو غبارے اب

آپ کی زلف میں بتاؤ تو
ٹانکتا ہے کوئی ستارے اب

سوچنا ذہن کو کھلا رکھ کر
کون کس کے لئے ہے ہارے اب

★ ★

Marfat.com

○

رت محبت کی کیا سہانی ہے
اس میں جانے کی تو نے ٹھانی ہے

ایک حیرت سرا میں بیٹھا ہوں
زندگی کی یہی کہانی ہے

مجھ کو محراب جاں میں اپنی ہی
ایک تصویر اب سجانی ہے

کس لئے اس قدر ہے بے چینی
ایک تصویر ہی جلانی ہے

Marfat.com

وہ مری آرزو کا محور ہے
اس سے لیکن نظر ہٹانی ہے

ایک نوحہ ملا ہے پڑھنے کو
جس میں سب کی ہی ترجمانی ہے

پیار تیرا اگر ملا مجھ کو
ایک اعزاز ہے نشانی ہے

دل کے شیشے میں بال آیا ہے
میرے بارے میں بدگمانی ہے

آگ دہکی ہے نجمی سینے میں
آنسوؤں میں عجب روانی ہے

☆ ☆

Marfat.com

میرا خواب

ان آنکھوں پر
پٹی ایک بندھی تھی، جس کو کھول رہا ہوں
اپنا ہدف پہچان چکا ہوں
سورج بن کر بستی بستی نور شعاعیں بانٹ رہا ہوں
میں کہتا ہوں' اے بستی کے لوگو
خون کے رشتے اور حوالے
جن کو ہم سب بھول چکے ہیں
از بر یاد کرو
پیار صحیفہ پڑھنے والو
ایک ہو جاؤ
اپنے لشکر ہی سے لڑنا' ایک حماقت
بے مایہ کمزوروں کے ساتھی اور غم خوار بنو
بے عملی سے دور رہو' باکردار بنو
خوف کے سایے، ظلم کے پتھر' مایوسی کے جال
یہ دیواریں
عزم جواں سے جب توڑو گے
ایک درخشاں مستقبل پھر
کرے گا اپنا' استقبال

☆ ☆

Marfat.com

حرفِ آخر

جس نے ظلمت کا فسوں توڑا، وہی
جس نے ٹوٹے دل کو جوڑا، ہاں وہی
جس کے آنے سے دریچے پیار کے کھلتے گئے
جس کے آنے سے دبی آواز کو بھی راستے ملتے گئے
جو شعورِ ذات سب کو دے رہا ہے
آگہی کا نور ہم میں بانٹتا ہے
ہر زمانے کی ضرورت تا قیامت
زندگی کو جو حرارت بخشتا ہے
جو اجالے میری شاموں میں بھرے
میری صبحوں میں جو بانٹے تابشیں
جو خدا کا نور ہے
جو چراغِ رہنما ہے بالیقیں
جو رسولِ آخریں کے نطق سے ہو کر ادا
بن گیا ہے حرفِ آخر، برملا

☆ ☆

Marfat.com

دل نہیں مانتا

آنکھ میں اک ستارہ چمکتا تھا وہ بجھ گیا

دل نہیں مانتا

یہ دھواں جو اٹھا ان چراغوں کا ہے

جو لہو سے جلائے تھے میں نے کبھی

دل نہیں مانتا

سرد مہری کی دھند اتنی بڑھ جائے گی

وہ کہے گا پسینے کو پانی تو ہے

دل نہیں مانتا

مرحلہ خود شناسی کا آتے ہی رستہ بدل جائے گا

دل نہیں مانتا

گھر میں جاتے ہوئے خوف کھاؤں گا میں

زخم دے گا یہ موسم مجھے اس طرح

دل نہیں مانتا

Marfat.com

دل نہیں مانتا

وہ مری آرزو چھوڑ دے

چاندنی سے میں روٹھا رہوں اس طرح

دل نہیں مانتا

میں حقیقت سے آنکھیں چرا کر جیوں

دل نہیں مانتا

ایک دم میری دنیا بدل جائے گی

دل نہیں مانتا

دل مجھے یہ کہے دیکھ سارے تو منظر مری آنکھ سے

دل کا کہنا میں مانوں بھلا کس طرح

اس لئے آجکل میرے دل سے مراسم بھی اچھے نہیں

☆ ☆

Marfat.com

○

اک ذرا بات کو وہ طول کیا
کیا ملا خود کو اس نے دھول کیا

ہم نے کھیلی ہے عشق کی بازی
دل کا کانٹا تھا جس کو پھول کیا

اپنے زخموں کی جب نمائش کی
خود کو پہلے سے کچھ ملول کیا

میں نے مشروط کب محبت کی
جو بھی آیا اسے قبول کیا

Marfat.com

معترض تھا میں جن رویوں پر
ان کے بدلے نہ کچھ وصول کیا

دل کیا اس نے فرش راہ جبھی
ہم نے کوئے وفا نزول کیا

سچ کے بدلے میں ہر ملامت کو
تیر جانا مگر حصول کیا

ایک چہرہ وہ پر تکلف سا
اس کو اپنا کہا فضول کیا

☆ ☆

Marfat.com

○

یہ جو ملتی سکوں کی دولت ہے
سچ جو کہیے، تو یہ ہی جنت ہے

بھولتا جا رہا ہے وہ چہرہ
اور کیا ہے یہی قیامت ہے

لٹ گئے قافلے یہاں دل کے
لوگ کہتے ہیں یہ محبت ہے

عیب اپنے ہنر بنا لائیں
اب تو لوگوں کی یہ ہی عادت ہے

Marfat.com

عالم خواب تھا سفر میرا
کون جانے کیا حقیقت ہے

اک صدا کو سنبھال کر رکھوں
جیسے یہ بھی کوئی امانت ہے

پھول کھلنے لگے خزاں میں بھی
موسموں کی عجب، طبیعت ہے

حکم حاکم پہ قتل ہوتے ہیں
لوگ کہتے ہیں یہ شہادت ہے

وہ مجھے دور خود سے رکھتا ہے
یہ بھی نجمی عجیب چاہت ہے

٭ ٭

Marfat.com

○

جلتے پیڑوں کے درمیاں میں نے
گرتے دیکھا ہے آشیاں میں نے

فکر تیری ہے آسماں جیسے
اس میں ڈھونڈی ہے کہکشاں میں نے

چاہتیں وار دی ہیں نفرت پر
یوں دیا دل کا امتحاں میں نے

صدا باہر کی میں نہیں سنتا
چن لیا گوشہ اماں میں نے

Marfat.com

اس کا ملنا عجیب ملنا تھا
کھلتے دیکھی ہے داستاں میں نے

رسم چارہ گری بھی ختم ہوئی
کہتے دیکھتے ہیں مہرباں میں لے

ہار دشمن کی بے مزہ نکلی
ایسا دیکھا تھا کب سماں میں نے

جو بھی آتا ہے مجھ سے کہتا ہے
دیکھ تھاما ہے آسماں میں نے

بے صدا دشت ساتھ ہے نجمی
جس کو کرنا ہے گلستاں میں نے

☆ ☆

Marfat.com

اک درخت کٹ گیا

وہ گھنیری چھاؤں مجھ کو یاد ہے
مہرباں تھی، دلکشا تھی، خوشنما تھی کس قدر
ہر نظر کا نور تھی
وہ محبت تھی مری
اس کے نیچے کھیلتا تھا
دوپہر میں سہ پہر کو
پھر نجانے کیا ہوا
لوگ دشمن ہو گئے
وہ گھنیری چھاؤں مجھ سے
چھن گئی
بے ردا جب سے ہوئی ہے وہ زمیں
آبلے اگنے لگے
اب محبت کی حنا بھی
اس جگہ کھلتی نہیں
پیار کی ویسی فضا
اب مجھے ملتی نہیں

☆ ☆

Marfat.com

ایک شخص

دوسروں سے جدا
بانٹتا جو رہا
سب میں الفت سدا
پھر بھی اس سے خفا

دیدہ ور سب رہے
کس لئے وہ بھلا
ان کی دی آنکھ سے دیکھتا
ان کے بخشے ہوئے ذہن سے سوچتا
دشمنوں، دوستوں سب میں وہ عود بن کر جلا
ایک دریا مگر کتنے طوفان وہ ساتھ لے کر چلا

ایک مہتاب وہ
زندگی کی ادا، وہ صبا
ظلم کس نے کئے، خوں بہا
وہ کرے گا ادا
اے خدا، یہ سزا، کس لئے کس لئے
لب پہ حرفِ دعا
میں سجائے کھڑا
اے خدا، اے خدا

☆ ☆

Marfat.com

○

اک پیار کا شعلہ ہے کہ بھڑکا نہیں اب تک
اک درد کا رشتہ ہے جو ٹوٹا نہیں اب تک

کچھ خواب ہیں' آنکھوں میں بسائے ہوئے کب سے
اور ان کی حقیقت کو میں جانا نہیں اب تک

یہ کون ہے جس نے مری آنکھوں میں ہے جھانکا
میں اس کے نشانے کو ہی سمجھا نہیں اب تک

آزاد سدا رکھا ہے دل کا یہ پرندہ
پر اس کا کبھی میں نے تو باندھا نہیں اب تک

Marfat.com

ایسے بھی گناہوں سے ہے آلودہ یہ دامن
کرنے کو جنہیں میں نے تو سوچا نہیں اب تک

اس درجہ اداسی کی وجہ مجھ کو بتا دے
کیا پھول کسی شاخ سے ٹوٹا نہیں اب تک

سامان اٹھا رکھا ہے اس کوچ گھڑی میں
نادان ترے جیسا بھی، دیکھا نہیں اب تک

برسوں سے مری مشق سخن جاری ہے نجمی
جو حرف کہ چاہا تھا وہ لکھا نہیں اب تک

☆ ☆

Marfat.com

○

لوگ گرویدہ فریب و ریا
بجھنے والوں سے مانگتے ہیں ضیا

راہ جس کی نہیں کوئی منزل
چلتے جاتے ہیں یہ اسی پہ سدا

رنگ دیتی رہی نئے آکر
دل کے داغوں کو بارشوں کی ہوا

کوئی آشوب بڑھنے والا ہے
جو ملا ہے وہ ڈرا ڈرا ہی لگا

Marfat.com

جو کہ بیگانہ خلوص رہے
ہو گئے ہیں وہ ظلمتوں سے فنا

سب تھے اپنی ہی خواہشوں کے اسیر
کوئی بندۂ بے ریا نہ ملا

آؤ اپنا ہی مرثیہ لکھیں
ایک مضمون ہے سبھی سے جدا

سازشیں ہر طرف تباہی کی
جو غلط تھا اسے درست کہا

ہم نے کاٹا ہے رت جگا نجمی
ہم رہے خوگر شکیب و رضا

★ ★

Marfat.com

○

اپنے اندر وہ ذرا جھانک کے دیکھے گا کبھی تو
دل جو محسوس کرے گا وہی سوچے گا کبھی تو

وہ کہ خوش فہم سرابوں کا مسافر ہے ابھی تو
غم کو شانوں پہ اٹھائے ہوئے لوٹے گا کبھی تو

ایک دیوار تفاوت کی اٹھی دیکھ رہا ہوں
در بنانے کے لیے اس میں وہ سوچے گا کبھی تو

میں نے مایوس تو ہونا کبھی سیکھا ہی نہیں ہے
ایک خورشید جو ڈوبا ہے وہ ابھرے گا کبھی تو

Marfat.com

یہ جو تفریق کی لہریں ہیں یہ دم توڑ ہی دیں گی
یہ جو طوفان حوادث ہے' یہ بیٹھے گا کبھی تو

وقت کی چاپ بتائے گی اسے' کیسے ہے چلنا
گردش وقت کے ہاتھوں سے وہ گزرے گا کبھی تو

اک دریچہ ہے جہاں میری نظر جم سی گئی ہے
اس دریچے سے دھنک بنے کے وہ ابھرے گا کبھی تو

ایک لمحے نے کیا جس کو جدا دل سے ہے نجمی
بن کے میرا وہ مرے پاس ہی ٹھہرے گا کبھی تو

☆ ☆

Marfat.com

من کا امرت مانگ رہی ہے بنجر مٹی

ابھی سب خواب تشنہ ہیں جو دیکھے تھے
ابھی تک یہ دل وحشی
ہجوم غم سے ڈرتا ہے
ابھی ہجرت کے زخموں سے ٹپکتا ہے لہو میرا
ابھی ہم بے خبر ہیں ان صداؤں سے
کثافت ڈال جائیں جو عنایت کی پناہوں میں
ابھی منزل کی جانب ہم چلے ہیں دو قدم شاید

مگر ایسی سبھی باتیں ہم اکثر بھول جاتے ہیں
نئے ہم خواب بنتے ہیں
دل خوش فہم کو اپنے نئے موسم
نئے رنگوں، نئے خوابوں، خرابوں سے
رجھاتے ہیں

Marfat.com

تمناؤں کے سورج بھی فروزاں ہم کریں۔ لیکن
محبت کے ستاروں سے یہ دامن ہم بھریں۔ لیکن
خوشی کے پھول چنتے ہیں، چنیں۔ لیکن
ضرورت ہے کہ دھرتی کو نئی پوشاک بخشیں ہم
اسے ہم پاک رکھیں اس غلاظت سے
(جو پھیلائی ہے ذہنوں نے یا جسموں نے)
فضائیں صاف کردیں ہم، ہوائیں صاف کردیں ہم
اسے سرسبز کر کے ہم اسے خوش بخت کردیں ہم
یہاں شادابیاں بوئیں، یہاں خوشحالیاں کاٹیں
ضرورت ہے ادھورے پن کے ہم سارے دکھوں کو اب
مٹاڈالیں
جنہیں ہم چاند کہتے ہیں انہیں سورج بناڈالیں

☆ ☆

Marfat.com

○

کون میرے قریب سے گذرا
ایک آنچل اڑا گلاب کھلا

سب چراغوں میں روشنی تیری
آئینے میں ترا ہی عکس ملا

ارتقا کا سفر رہا جاری
جس کو دیکھا وہ خوب تر ٹھہرا

جتنے خاکے ہیں آج تشنہ سے
ان میں موسم نہ کوئی بھی اترا

Marfat.com

عمر بھر ہم خراج دیتے رہے
کیا ملا یہ کبھی نہیں سوچا

خواب دیکھے نظر نظر جس کے
آج وہ بھی اداس تھا کتنا

دشت غربت میں کی بسر لیکن
ہم نے چاہا نہ، غیر کا سایا

تھی حریفوں کی انجمن نجمی
روشنی کو مرا چراغ بلا

☆ ☆

Marfat.com

○

آگہی کے یہ معجزے دیکھے
سارے منظر ہی جاگتے دیکھے

لوگ دیوار کا لکھا پڑھ کر
میں نے غصے میں ناچتے دیکھے

اس کے آگے یہ جان ہار آیا
آپ نے دل کے حوصلے دیکھے

اپنا بچپن بہت ہی یاد آیا
پھول جب میں نے کچھ کھلے دیکھے

Marfat.com

گر اسے بھی نمو کی خواہش ہے
جبر موسم کے معرکے دیکھے

میرے دل نے اسے دعا دی تھی
خواب آنکھوں میں جب سجے دیکھے

کوئی شکوہ نہ لب پہ لاتے تھے
لوگ ایسے بھی کچھ بھلے دیکھے

رات تاروں بھری اتر آئی
میں نے آنگن میں آئینے دیکھے

ایک پردہ اٹھا دیا نجمی
اور منظر نئے نئے دیکھے

☆ ☆

Marfat.com

○

کم سوادوں میں شفقتیں بانٹیں
اپنے حصے کی راحتیں بانٹیں

میری باتیں ہیں صورت خوشبو
میں نے سچ کی شہادتیں بانٹیں

اچھے شعروں کی کھیتیاں بو کر
تازہ کاری کی دولتیں بانٹیں

لفظ پھولوں سے میں سجا لایا
ان فضاؤں میں نکہتیں بانٹیں

Marfat.com

صاف رکھا ہے آئینہ دل کا
اور کڑوی حقیقتیں بانٹیں

فیض خدمت کا یوں رہا جاری
طبع جامد کو حدتیں بانٹیں

پیار اتنا کیا ہے مٹی سے
اس کی خاطر ہی چاہتیں بانٹیں

چاند خوشیوں کے جا بجا چمکے
جب بھی ذہنوں کو وسعتیں بانٹیں

نعت کہتے ہوئے سدا نجمی
پیارے آقا کی عادتیں بانٹیں

☆ ☆

Marfat.com

○

مجھ سے بڑھنے لگا مرا سایا
وقت آخر زوال کا آیا

بے ہنر دوڑ میں رہا آگے
میں فقط خود کو ہی بچا پایا

میں نے تحریر ایک لکھی تھی
وہ ہے تصویر مانگنے آیا

اس کی توقیر کس طرح ہوگی
جس کی شکتی یہاں فقط مایا

Marfat.com

ایک محشر ہے دل کی تنہائی
ایک وعدہ ہے میرا ہمسایا

اس کے جلوے کا انتظار کروں
کون خوشبو کو باندھ کر لایا

بجھ گیا وہ چراغ کی صورت
جب ہوا نے کرم تھا فرمایا

کام آیا نہ کچھ ہنر اس کے
دل گرفتہ وہ لوٹ کر آیا

اس کے جاتے ہی یوں لگا نجمی
جیسے بچھڑا ہو میرا ماں جایا

☆ ☆

Marfat.com

یہ تو سوچا نہ تھا

ٹوٹ جائے گا یوں ذات کا آئینہ
کرچیاں یہ مقدر بنیں گی مرا
زخم دے گا مجھے پھول چہرہ وہی
جس کو اپنا کہا
آشنائی کا غم بھی رلائے گا یوں
چاند چھپ جائے گا
یہ تو سوچا نہ تھا

یہ تو سوچا نہ تھا
ٹوٹ جائے گا یوں ذات کا آئینہ
ناگواری کی رت اتنی بڑھ جائے گی
اس کی آنکھوں سے چھلکے گا یوں زہر بھی
اک کہانی بنے گا دل مبتلا
دیپ یوں بھی جلیں گے ہمارے لئے
اس طرح سے بڑھیں گی یہاں رونقیں
بے حسی کے مناظر یوں جم جائیں گے
یہ تو سوچا نہ تھا

Marfat.com

یہ تو سوچا نہ تھا

ٹوٹ جائے گا یوں ذات کا آئینہ

دل پہ جو ہے لگا روح تک زخم یہ جائے گا

اک تحیرزا منظر ہے اب سامنے

نوچتا ہے کوئی خود کو شام و سحر

یہ تو سوچا نہ تھا

یہ تو سوچا نہ تھا

ٹوٹ جائے گا یوں ذات کا آئینہ

اے مسافر تو زادِ سفر ساتھ لے

تجھ کو کرنا ہے جو وہ ہے لمبا سفر

اس لئے سوچ کر ہر قدم تو اٹھا

اے مرے ہمنوا

قرض سارے چکانے ہیں تو نے ابھی

سوچ لے، پھر نہ کہنا مجھے

یہ تو سوچا نہ تھا

یہ تو سوچا نہ تھا

☆ ☆

Marfat.com

زندگی کا سفر

زندگی کا سفر
آج بھی جاری ہے جو' جاری رہے گا تاابد
زندگی کے روز و شب ہیں اس سفر کی ابتدا اور انتہا
یہ سفر ہے کچھ سوالوں کا سفر
جس میں چہرے بولتے ہیں آئینہ خاموش ہے
یہ سفر یاد کے' جگنو لئے
پیار کے کتنے دیئے روشن کئے
یہ سفر ہے کچھ خیالوں کا سفر
اس سفر میں کچھ الاؤ بھی ہیں روشن
جس میں لمحے جل رہے ہیں
اس سفر میں سائے کتنے ڈھل رہے ہیں
یہ سفر اک دائرہ ہے
یہ سفر اس کے لئے ہے جس کے زندہ راستے ہیں
یہ سفر اس کے لئے ہے جو ڑے جس نے رابطے ہیں
یہ سفر اس کے لئے جو مرکزی کردار ہے
یہ سفر اس کے لئے جو رہنما ہے اور جو سردار ہے

Marfat.com

یہ سفر اس کے لئے کہ مدحتیں سب جس کے لئے ہیں
یہ سفر اس کے لئے کہ نعمتیں جو بانٹتا ہے
یہ سفر اس کے لئے ہے جس کی خاطر یہ سجی ہے کائنات
یہ سفر اس کے لئے ہے' معتبر ہے جس کی بات

اس سفر پر جو بھی نکلے معتبر ہیں
جستجو سے 'گفتگو سے' آرزو سے اور لہو سے
وہ سجائیں اس سفر کو
وہ شجر ہیں وہ ثمر ہیں وہ چراغ رہ گزر ہیں
پھول دیں گے پھل بھی دیں گے
روشنی اور سایہ دیں گے دوسروں کو
دیکھ لیکن مختصر سے اس سفر میں سازشیں ہیں
حادثے ہیں' دشمنی ہے' تند شعلے آگ کے ہیں
بے زبانی' ہجرتیں ہیں' فاقہ مستی' بے سروسامانیاں ہیں
اس سفر میں پھول کانٹے ساتھ ہیں
اس سفر میں خیر و شر کے سلسلے ہیں
غم خوشی کے ذائقے ہیں' اس سفر میں
روشنی اور تیرگی کے مرحلے ہیں' اس سفر میں

Marfat.com

یہ سفر بھی کس قدر ہے خوش گوار اور پر نشاط
اس کا پہلا مرحلہ ہے۔ بچپنے کا
یہ سفر اک خواب کی صورت سہانا یہ سفر
کھانا پینا اور رہنا، شغل اس میں گھومنا، پیار لینا، پیار دینا
یہ سفر معصومیت کا اک سفر
اس سفر میں لوریوں سے، تتلیوں سے اور کھلونوں سے ہے اپنی دوستی
اس سفر کے سارے موسم خوب ہیں
پر لگا کر اڑتا جائے یہ سفر

دوسرا جو مرحلہ ہے لڑکپن کا
یہ سفر ہے رابطوں کا، راحتوں کا، کلفتوں کا اک سفر
اس سفر میں نت نئے ہیں مرحلے اور نت نئے ہیں مشغلے
آگہی کا، روشنی کا، یہ سفر ہے ایک حرف معتبر ہے سر بسر
ذائقے ہیں کچھ انا کے، فیصلے ہیں کچھ سزا کے
کچھ نئے ہیں تجربے
کچھ جنوں کے باب ہیں
کچھ نشاں ہیں راستے ہیں پاشکستہ کچھ مسافر

Marfat.com

کارواں ہے بے صدا
گنگ جذبے بولتے ہیں
کتنے منظر، حیرتوں کے آئینے ہیں

اس سے اگلا مرحلہ جو ہے طے کرنا ہمیں وہ ہے جوانی کا سفر
یہ سفر ہے اک حقیقت سے عبارت یہ سفر ہے سوچنے کو
واہمہ سا ایک دھوکا یہ سفر ہے
دیکھنے کو ایک میلہ ایک نغمہ یہ سفر
اس سفر میں چاہتوں کے کچھ جہاں آباد ہیں
اس سفر میں آنکھ بھی اک استعارہ بن کے ابھرے
شہر ہیں آباد اس میں صورتوں کے
گنبدوں کی قید میں ہیں آدمی
دیدنی ہیں سارے منظر اس سفر کے
یہ سفر ہے رستے چھالوں کا سفر، یہ سفر ہے
پیار کے روشن حوالوں کا سفر
اس سفر میں پیار آنچل بھیگتا ہے
مہرباں نامہرباں ہے اس سفر میں، ہر گھڑی جی کا
زیاں ہے اس سفر میں، لمحہ لمحہ امتحاں ہے اس سفر میں

Marfat.com

یہ سفر کچھ خواب آنکھوں میں بھرے
قربتوں کی لذتوں سے یہ سفر آباد ہے
فاصلوں کی ڈور سے یہ ہے بندھا
اس سفر میں
آس کے کتنے پرندے' اپنے اپنے گھونسلوں میں قید ہیں
اس سفر میں سب مسافر اک سمندر پر رواں ہیں
یہ سفر تجدید کا' تحصیل کا' تدبیر کا ہے اک سفر
یہ سفر ہے کچھ اندھیروں میں اجالوں کا سفر
اس سفر میں شعبدے دیکھا کیے

اس سفر کا آخری جو مرحلہ ہے وہ بڑھاپا بے خبر
یہ سفر ہے معبدوں کا مسجدوں کا اور شوالوں کا سفر
اس سفر کا ہر مسافر
روشنی کا اک غبار
اس سفر کا زاویہ بھی مختلف ہے یہ سفر لاحاصلی کا اک سفر
زندگی کے جبر کا ہے دائرہ اور حلقہ ہے کسی زنجیر کا
یہ سفر ہے ساحلوں سے لوٹنے کا اک سفر
یہ سفر ہے دائروں کا الجھنوں کا حسرتوں کا اک سفر

Marfat.com

اس سفر میں زندگی ارزاں رہے

اور یورشیں ہوں ہر بلا کی ذہن و دل پر

خارزاروں میں پھرائے ننگے پاؤں یہ سفر

اس سفر میں رینگتے ہیں وسوسوں کے سانپ بھی

اس سفر میں ہر قدم پر ابتلا کے جال بھی ہیں

شب گزیدہ لوگ ہیں جو لڑ رہے ہیں اس سفر میں

کچھ سفر ہے داخلی اور کچھ سفر ہے خارجی

☆ ☆

Marfat.com

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

وہ جن سے دل کو قربت ہو' انہیں کھونا بھی پڑتا ہے
ہمیں رونا بھی پڑتا ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
وضاحت کر بھی دیں لیکن' رفاقت وہ نہیں رہتی
محبت ہے ستم سہتی
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ جس کو پیار سے دیکھیں' وہی رستہ بدل جائے
قیامت سی گزر جائے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کوئی جذبہ مچلتا ہے' کوئی دریا اترتا ہے
کوئی لمحہ ٹھہرتا ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ہم خاموش رہتے ہیں' ہمارے ساتھ جو بھی ہیں
وہ سنتے ہیں وہ کہتے ہیں
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
یہ دل چاہے ہے رونے کو' مگر رویا نہیں جاتا
کوئی دل کو نہیں بھاتا
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

Marfat.com

تسلسل ایک موسم کا، ہمیں وہ زخم دے جائے
جو ساری عمر تڑپائے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
چراغوں کو جلاتے ہیں، نئے ہم خواب بنتے ہیں
مگر جلنا مقدر ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کوئی وعدہ بکھرتا ہے، کوئی جذبہ ٹھٹھرتا ہے
کوئی دیوار گرتی ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
نئے کردار آتے ہیں، کہانی آگے چلتی ہے
اچانک پردہ گرتا ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
جو ہم رستے سجاتے ہیں، دیئے جو ہم جلاتے ہیں
سزائیں ہم ہی پاتے ہیں
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے

☆ ☆

Marfat.com

○

ہستی یہ بکھر جائے گی ہر آن لگے ہے
جس راہ کو تکتا ہوں وہ سنسان لگے ہے

ہر سمت سے اٹھے ہیں صداؤں کے بگولے
اک آگ بھڑکنے کا یہ اعلان لگے ہے

ہم قحط کے موسم میں ہیں اس طور سے جیتے
دیکھے جو کوئی چاہ سے احسان لگے ہے

وہ نام رقم ہوگا زمانے کی جبیں پر
جو نام تری ذات کی پہچان لگے ہے

Marfat.com

آشوب زمانہ نے خدوخال یوں بدلے
جو آنکھ بھی دیکھے مجھے حیران لگے ہے

اب اس پہ مری ذات کے اسرار کھلے ہیں
اب اس کو مری بات بھی آسان لگے ہے

حالات مرے بس میں رہیں گے نہ کبھی اب
جو موج بھی اٹھتی ہے وہ طوفان لگے ہے

کل تک تھا جہاں پیار کی چڑیوں کا بسیرا
چہکار سے خالی وہی دالان لگے ہے

وہ میری نگاہوں میں دھنک بن کے ہے چھایا
اب میری پذیرائی کا امکان لگے ہے

جب پیار کی چلتی ہیں ہوائیں یہاں نجمی
کیوں گھر کی فضا مجھ کو پریشان لگے ہے

★ ★

Marfat.com

○

سارے منظر ساتھ اس کے ہو لئے
کس کی خاطر اب جلیں گے یہ دیئے

اس انا کی قید سے نکلے گا کون
سب کریں گے اپنے اپنے فیصلے

اتنی شدت سے سبھی سچ بول دیں
جھوٹ پر ہیں جتنی سختی سے ڈٹے

اس کا چہرہ خوبصورت شعر تھا
لفظ جس کے جان و دل میں بس گئے

Marfat.com

ہم لکھیں گے رت جگوں کی داستاں
کرچیاں ہو جائیں گے یہ آئینے

وہ تمہاری قربتوں کے لطف تھے
یہ تمہاری فرقتوں کے ذائقے

اک نیا ہے ہر گھڑی بس امتحاں
زندگی اور روز و شب کے مسئلے

☆ ☆

Marfat.com

○

مرحلے زیست کے آسان بنائے میں نے
تیری یادوں سے کئی لمحے سجائے میں نے

وہ ترے پیار کی شبنم میں سبھی بھیگ گئے
جتنے منظر بھی فضاؤں سے چرائے میں نے

کچھ پرندے سے ہواؤں میں اچانک بکھرے
جب دعا کے لئے یہ ہاتھ اٹھائے میں نے

بیتے لمحوں کو اکیلے میں کبھی جب سوچا
راکھ کے ڈھیر سے یہ ہاتھ جلائے میں نے

Marfat.com

اپنی آنکھوں کو منڈیروں پہ بٹھا رکھا ہے
دیپ جتنے بھی تھے نفرت کے بجھائے میں نے

ان سے تعمیر کے پہلو بھی کئی نکلیں گے
اپنی پہچان کے زینے جو بنائے میں نے

گرچہ آیا نہ کبھی ان سے تلاطم لیکن
وقت کی جھیل میں پتھر تو گرائے میں نے

سچ کو لفظوں کے چراغوں میں جلائے رکھا
پھول احساس کے گلشن میں سجائے میں نے

تہمتیں بن کے سبھی مجھ کو ملے ہیں نجمی
جتنے جینے کے ہنر اس کو سکھائے میں نے

☆ ☆

Marfat.com

آرزو

آرزو سے یہ جہاں آباد ہے
آرزو اس دہر کی بنیاد ہے

آرزو ہے ایک دشت بے اماں
آرزو ہے اصل میں اک امتحاں

آرزو کی سائیکی بھی ہے عجیب
بے مراد و بے قرار و بے نصیب

آرزو اک وادیِ پرخار ہے
آرزو اک دھوپ کی دیوار ہے

آرزو ابہام ہے انعام ہے
آرزو اس زندگی کا جام ہے

آرزو اک عنبریں سا حبس ہے
آرزو اک اشتہائے نفس ہے

Marfat.com

آرزو ہے آئینہ انسان کا
آرزو زینہ ہے اک پہچان کا

آرزو میں زندگی معمور ہے
آرزو میں حسن ہے اور نور ہے

آرزو جیسے اکیلا آدمی
روشنی میں جو کہ ڈھونڈے روشنی

آرزو حق کا تقرب اور وصال
آرزو ہے اک حقیقت کا جمال

آرزو ہے ایک نعمت بے بدل
آرزو ہے ذات کا مخفی عمل

آرزو ہے آرزو کا انتظار
آرزو سے بے نیازی وصل یار

☆ ☆

Marfat.com

مسکراہٹ

مسکراہٹ روشنی ہے نور ہے
مسکراہٹ مانگ کا سیندور ہے

مسکراہٹ ایک منظر دلکشا
مسکراہٹ ایک نغمہ پیار کا

مسکراہٹ روح کی ہے تازگی
مسکراہٹ اعتبار زندگی

مسکراہٹ ساز دل کا تار ہے
مسکراہٹ پیار کا اظہار ہے

مسکراہٹ اک سخی کا ہاتھ ہے
مسکراہٹ ایک میٹھی بات ہے

مسکراہٹ دو دلوں کا رابطہ
مسکراہٹ خوشبوؤں کا قافلہ

Marfat.com

مسکراہٹ زندگی کا رقص ہے
مسکراہٹ ہی خوشی کا عکس ہے

مسکراہٹ اک دھنک ہے پروقار
مسکراہٹ پیار کی اک آبشار

مسکراہٹ چاہتوں کا سائباں
مسکراہٹ اک دعائے مہرباں

مسکراہٹ دل نشیں تصویر ہے
مسکراہٹ حلقہ زنجیر ہے

مسکراہٹ پیار کا اعجاز ہے
مسکراہٹ خامشی کا ساز ہے

مسکراہٹ ایک سنگ میل ہے
مسکراہٹ ذات کی تکمیل ہے

☆ ☆

Marfat.com

○

دیے سارے جلانا چاہتا ہوں
میں خود کو جگمگانا چاہتا ہوں

مرے زخموں کو مہکاتے رہیں جو
میں پھول ایسے کھلانا چاہتا ہوں

وہ مجھ کو ہانٹ کرتا ہے ہمیشہ
اسے خود سے بچانا چاہتا ہوں

مداوا ہے یہی اب درد دل کا
میں تھوڑا مسکرانا چاہتا ہوں

Marfat.com

جہاں آنچل بھگویا تھا کسی نے
دریچہ وہ سجانا چاہتا ہوں

شناسا ہوں جہاں دو چار چہرے
وہیں اپنا ٹھکانا چاہتا ہوں

کسی بھی یاد کا سایا نہ اترے
اسے ایسے بھلانا چاہتا ہوں

وہی جو خواب دیکھے تھے انہیں اب
بہم مل کر سجانا چاہتا ہوں

ترے احساس میں اقبال نجمی
نئی ترتیب لانا چاہتا ہوں

☆ ☆

Marfat.com

○

زندگی کو بسر یوں کرتے ہیں
اڑتے لمحے نظر میں رکھتے ہیں

سرنگوں کر دیا ہے جذبوں نے
دل کے آگے کہاں ٹھہرتے ہیں

یہ محبت بھی کیا بلا شے ہے
روگ اس کے خوشی سے سہتے ہیں

یہ جو مجبوریاں ہیں پاؤں کی
لوگ کیوں ان کو ساتھ رکھتے ہیں

Marfat.com

ایک رشتہ غرض کا ہے شاید
یوں ہی باہم جو اب بھی ملتے ہیں

کچھ مروت نہ پاس رشتوں کا
لوگ اب اس طرح سے جیتے ہیں

ان کی آنکھیں ہیں نجمی مے خانے
جن میں ساغر کئی چھلکتے ہیں

☆ ☆

Marfat.com

○

ایک رشتہ تھا بس بدن سے مرا
سانس رکتا رہا گھٹن سے مرا

آس ٹوٹی نہیں اجالوں کی
ملنا مشکل تھا گو سجن سے مرا

سل سکا چاک زندگی نہ کبھی
کٹ گیا رابطہ چمن سے مرا

بڑھ گئی تھی یہاں پہ محرومی
ذہن پھٹتا گیا جلن سے مرا

Marfat.com

مہرباں ہے وہ آسماں مجھ پر
رابطہ ہے ابھی پون سے مرا

ساتھ ہیں کچھ گلاب سے چہرے
اک تعلق جو ہے سخن سے مرا

مجھ پہ جانے وہ مہرباں کب ہو
اک تعلق تو ہے گگن سے مرا

میں کہ حسنی بھی ہوں حسینی بھی
عہد بیعت ہوا حسن سے مرا

میرے احساس نے کہا نجمی
ہے تشخص ترے چلن سے مرا

☆ ☆

Marfat.com

○

وہ ہوا محترم بتا کیسے
غیر کا ہم قدم بنا کیسے

کس نے کی ہے یہاں مسیحائی
یہ سحاب کرم اٹھا کیسے

پوچھتی ہے جو آنکھ جاگی ہے
ذات کا یہ بھرم کھلا کیسے

وہ مجھے کس لئے بتائے گا
اس نے جور و ستم چنا کیسے

Marfat.com

کیا بتاؤں اے دوست میں تم کو
یہ حصار الم کٹا کیسے

جو کہ یکتا ہے ذات میں اپنی
یہ بتا منقسم ہوا کیسے

پتھروں کو ہنر جو دیتا تھا
آج کوئے عدم چلا کیسے

کون پوچھے گا اب بھلا اس سے
اس کو جاہ و حشم ملا کیسے

جس کی پہچان ہی نہیں نجمی
سب کی آنکھوں میں جم گیا کیسے

☆ ☆

Marfat.com

ہم لوگ

عجب خوش فہم سے بندے
عمل بیزار ہاتھوں میں
ہنر باندھا نہیں کوئی
فقط دعوے کیئے جائیں
خیال و خواب کی دنیا میں جیتے ہیں
ہوا حرص و ہوس کی جب ہمیں جھولا جھلاتی ہے
تو ہم سرشار ہوتے ہیں

عجب خوش فہم سے بندے
سرِ ساحل جو بیٹھے ہیں
مگر پھر بھی لبوں پر تشنگی کا کرب ملتا ہے
مقدر کا یہاں رونا سبھی روئیں
سبھی شکوہ کریں یہ ہی
دعاؤں میں اثر کوئی نہیں اپنے
دھرے ہیں ہاتھ ہاتھوں پر
ڈگر پر اپنی چلتے جا رہے ہیں سب
مگر خود کو بدلنے پر نہیں کوئی بھی آمادہ

Marfat.com

سبھی اس آس میں بیٹھے
کوئی آئے
بدل دے ان کی تقدیریں جو آ کے آن واحد میں

عجب خوش فہم سے بندے
جو زندہ ہیں مگر پہچان سے عاری
نکلتے ہی نہیں ہیں جو جہالت کے اندھیروں سے
جہالت وار کرتی ہے
مگر یہ اونگھتے رہتے ہیں اپنے حال میں غلطاں
کبھی جب ہوش آتا ہے
تو اک نعرۂ مستانہ لگا کر جھوم جاتے ہیں
عجب خوش فہم سے بندے

☆ ☆

Marfat.com

○

جذب ہیں آنکھ میں سبھی منظر
ہم جیئے غیر کے بھروسے پر

ہونٹ میرے تھے بات ان کی تھی
یہ ہی اپنے رہے سدا تیور

جو مجھے زہر سے لگے کڑوا
اس کو کہتا رہا میں شیریں تر

فاصلے درمیان اتنے تھے
اک زمیں ہو تو دوسرا اختر

Marfat.com

اس گداگر کو بھیک سے مطلب
آنکھ جھکتی رہے جھکے یہ سر

خوب پایا رفاقتوں کا مزہ
جو تھی تہمت اٹھائی اپنے سر

دیکھیے کب گردش فلک ٹھہرے
میرے جذبے بدل گئے محور

میں نے سمجھا جنہیں وہی جگنو
کچھ شرارے تھے بن گئے اخگر

اپنی فطرت دکھا گئے نجمی
وہ جو کہتے تھے ہم ہیں چارہ گر

☆ ☆

Marfat.com

○

ہم نے باندھے بھنور تھے پاؤں سے
خوف کھایا نہ ابتلاؤں سے

خود فریبی نے وہ فسوں پھونکا
دور ہوتے گئے ہیں چھاؤں سے

ریزہ ریزہ بکھر گئے ہم لوگ
رابطے یوں تو تھے خلاؤں سے

کھلے رکھنا منافقت کے در
ہم بھی فارغ ہوں بے وفاؤں سے

Marfat.com

دور بھاگا نہ مفلسی کا دیو
زہر سے پاک، ان فضاؤں سے

کیسا خوش بخت وہ سفینہ تھا
دوستی جس نے کی ہواؤں سے

ان پہ آتا گیا زوال آخر
رشتہ ٹوٹا جو ہم نواؤں سے

کیا یہی تھی وہ روشنی نجمی
کھینچ لائی ہمیں جو گاؤں سے

٭ ٭

Marfat.com

○

دل کا کیا پوچھتے ہو اس سے مری خوب ٹھنی
یہ وہ دلی ہے کبھی اجڑی کبھی خوب بسی

اک امر بیل مرے جسم میں رکھی اس نے
میری خواہش کے سہارے جو یہاں خوب پلی

خط میں لکھا ہے مجھے عید مبارک اس نے
بات رسمی ہی سہی دل کو مرے خوب لگی

جس کی آنکھوں میں محبت کے دیئے جلتے تھے
آخری اس سے ملاقات مری خوب رہی

Marfat.com

اس کی ہر چال غلط چال بنائی میں نے
اپنے دشمن سے لڑائی جو لڑی خوب لڑی

ایک منظر جو نگاہوں میں بسا رکھا تھا
اس کو لینے کے لئے موج اٹھی خوب اٹھی

اس لئے درد کی پوشاک پہن لی میں نے
دل کو اچھی بھی لگی تن پہ مرے خوب سجی

ایک سائے کے تعاقب میں رہا ہے برسوں
ایک مجرم کی طرح اس کو سزا خوب ملی

بات میری نہ سنی کان لگا کر نجمی
بات اس نے جو کہی سب نے کہا خوب کہی

★ ★

Marfat.com

مکالمہ

سانحہ تھا؟

اس پہ لیکن کون تھا جو غم زدہ تھا'

معرکہ تھا؟

سر پھروں کا میں بھی شامل ہو گیا تھا'

ذائقہ تھا؟

جس پہ سارے ٹوٹتے تھے اور کیا تھا'

راستا تھا؟

تیرگی میں گم تھا لیکن ڈھونڈنا تھا'

چاٹنا تھا؟

اس لہو کو جو کہ اندر کھولتا تھا'

بولنا تھا؟

جھوٹ سب کو اس میں شاید مصلحت تھی'

لوٹنا تھا؟

اس لئے کہ بھوک میری ایک صحرا بن گئی تھی'

چھیننا تھا؟

Marfat.com

اس نے میرا خواب مجھ سے چھیننا تھا'

واقعہ تھا؟

پل دو پل کے بعد جس کو ہر کسی نے بھولنا تھا'

حوصلہ تھا؟

جس میں باقی اس نے نجمی جیتنا تھا

○

Marfat.com

○

لفظ کانٹوں کی طرح رہ میں بچھانے والا
چھپ کے بیٹھا ہے کہاں شور مچانے والا

گھپ اندھیرے میں سسکتا ہے وہ پہروں بیٹھا
وہ چراغوں کو ہتھیلی پہ جلانے والا

اک تحفظ کی فضا مل نہ سکی اس کو یہاں
میرا رہبر وہ مجھے چھوڑ کے جانے والا

جانے کیا سوچ وہ رکھتا ہے مرے بارے میں
اپنا احوال جسے میں ہوں سنانے والا

Marfat.com

میرے ہونٹوں پہ جو اک حرف وفا جاگا تھا
سبز شاخوں پہ بہاروں کو ہے لانے والا

شعبدے اس نے دکھائے ہیں مجھے کتنے ہی
میں نہیں اس کی کسی چال میں آنے والا

اب بتا کس سے کریں گے تری باتیں نجمی
آئنہ ٹوٹ گیا عکس دکھانے والا

☆ ☆

Marfat.com

○

اس صبح زندگی کی تھکن کو اتار کر
اپنے لئے تو خود ہی خزاں کو بہار کر

آنگن یہ اپنے دل کا رہنے بھی دے کھلا
اپنی محبتوں پہ ذرا اعتبار کر

وہ گھر گیا ہے دوستوں اور دشمنوں کے بیچ
تیری طرف ہی آئے گا کچھ انتظار کر

زنجیر کی کڑی تھی جو کھلتی چلی گئی
اب سوچ کو بدل لے نہ رستہ غبار کر

Marfat.com

لڑتے رہے ہیں ہم سبھی اپنی بقا کی جنگ
اک زندگی کو جیتے ہیں کتنوں کو مار کر

اہل نظر خموش ہیں کس واسطے ہنوز
اٹھا ہے اس مقام سے کوئی تو ہار کر

اس لمحہ قرار میں کوئی نہیں یہاں
تو دیکھ لے کسی کو بھی نجمی پکار کر

☆ ☆

Marfat.com

○

ہم کہ تنہا تھے ہم سفر ہو کر
زندگی کی ہے در بدر ہو کر

اک تکلف تھی سب ملاقاتیں
بے خبر ہی رہے خبر ہو کر

ہم نے پیہم عذاب جھیلے ہیں
بے گھری سی رہی ہے گھر ہو کر

شوق پرواز دل سے کب نکلا
ہم تھے معذور کتنے پر ہو کر

Marfat.com

مجھ کو دیتے نہیں دوا کوئی
دور بیٹھے ہو چارہ گر ہو کر

پھول آنے کی آس ہی نہ رہی
کیسے جیتے ہیں بے ثمر ہو کر

کوئی منظر اجال دینا تھا
کیا کیا تم نے معتبر ہو کر

ہاتھ اٹھے ہیں اب بھی لوگوں کے
لفظ بکھرے ہیں بے اثر ہو کر

جن کی فطرت میں بے وفائی تھی
بے سلیقہ رہے ہنر ہو کر

☆ ☆

Marfat.com

○

ہم تو پھرتے رہے سرابوں میں
زندگی کی بسر خرابوں میں

منتشر منتشر رہی ہستی
وقت اپنا بتایا خوابوں میں

چشم مردم تو سو رہی تھی یہاں
ہم گرفتار تھے عذابوں میں

درد کا سیل رخ بدلتا ہے
بیٹھ کر پیار کے چنابوں میں

Marfat.com

مصلحت کے تقاضے ایسے تھے
بات چلتی رہی حجابوں میں

اس طرح سے کیا چلن اپنا
بھر دیئے زخم سب گلابوں میں

بیتے وقتوں کے سب خسارے ہم
ڈھونڈ لیتے ہیں احتسابوں میں

ڈھونڈتے ہو جو احترام نظر
وہ ملے گا فقط کتابوں میں

لحن تو ختم ہو چکا نجمی
شور ہی رہ گیا ربابوں میں

☆ ☆

Marfat.com

○

بدلنے پر وہ قادر ہیں سدا سے اپنی تقدیریں
عطا کرتے ہیں محنت سے زمانے کو جو تنویریں

اگر جینا ہے زندہ قوم کی صورت زمانے میں
تو پھر اب توڑ ڈالیں ہم سبھی غیروں کی زنجیریں

چلو ان کھوکھلے نعروں سے آگے بھی قدم رکھیں
کریں سب کام اب اپنا کریں سب مل کے تدبیریں

چنا جو راستہ ہم نے کبھی نہ اس کو چھوڑیں گے
ہمیں جرم تمنا پر لگیں کتنی ہی تعزیریں

Marfat.com

نئی لذت ملے گی اب لہو اپنا جلانے سے
مرتب پھر سے ہوں گی اب ہمارے غم کی تفسیریں

غموں کا اپنی قسمت میں رہے گا یہ دھواں کب تک
خوشی کے چاند اب اتریں ملیں ہم کو بھی تعبیریں

اٹھائے ہاتھ جب ہم نے بلائیں ٹل گئیں ساری
عجب دیکھیں دعاؤں میں بھی اپنے آج تاثیریں

حقیقت سامنے آئے گی ان کو دیکھ لینے سے
بظاہر ہیں جو آئینے وہی ہیں اصل تصویریں

مزاج اپنا بہر صورت بدلنا ہے ہمیں نجمی
لکھیں گے ریت پر کب تک یونہی چاہت کی تحریریں

☆ ☆

Marfat.com

○

کتاب شوق جو پڑھتا نہیں ہے
محبت پر یقیں رکھتا نہیں ہے

حوادث درس عبرت دے رہے ہیں
کوئی لیکن اثر لیتا نہیں ہے

بہاروں کی رتیں ٹھہری ہوئی ہیں
مگر غنچہ دل کھلتا نہیں ہے

بدلنے کو ہے رنگ گلستاں اب
مگر محسوس یہ ہوتا نہیں ہے

Marfat.com

وقار عشق ہے ملحوظ ہم کو
جو یہ پردہ ابھی اٹھتا نہیں ہے

دلِ حساس کا ہر ایک نغمہ
اداسی کو رقم کرتا نہیں ہے

لبوں پر مصلحت کی ثبت مہریں
تری منزل ترا رہتا نہیں ہے

ہمیں معلوم ہیں وہ باتیں ساری
جو عکس آئینہ کہتا نہیں ہے

تکلف برطرف اقبال نجمی
تجھے جینا ابھی آتا نہیں ہے

☆ ☆

Marfat.com

نور مبیں

ہدایت کا یہی بس ایک چشمہ ہے
جسے میرے نبیؐ لائے
اسی نور مبیں کی روشنی ہم کو
نبیؐ رحمت کی سیرت میں بھی ملتی ہے
یہی وہ نور ہے جس کے مفسر بن کے آقا نے
سبق اخلاق کے سارے پڑھائے اپنی امت کو
انہیں تہذیب سکھلائی، تمدن کی بنا ڈالی
یہی وہ نور ہے جس سے کیے روشن
جہالت کے نگر سارے

یہی نور مبیں دے کر یہ فرمایا (رسول آخریں نے)
اگر میری ہدایت پر عمل پیرا رہو گے تم
کبھی گمراہ منزل سے نہ تم ہو گے
یہی نور مبیں سارے زمانوں کو سکھائے گا چلن اب آدمیت کا

Marfat.com

بقا کا علم ہے اس میں
یہی ہے آگہی کے راستوں پر رہنما سب کا
یہی ہے وہ صحیفہ جو
مثالی ہے
کمال آدمیت کے سبھی رستے بتاتا ہے
یہی وہ نور ہے جس سے زمانے کو
ملے گی آخرش منزل

سبق سب بھول کر اپنا چلے جب پیچھے دنیا کے
گرے قعرِ مذلت میں

ہمیں اب سوچنا ہو گا
ہمیں اب لوٹنا ہو گا
اسی منزل کی جانب پھر
ہمیں نورِ مبیں سے روشنی لے کر
نبیؐ رحمت کی سیرت رہنما کر کے
سفر آغاز کرنا ہے

☆ ☆

Marfat.com

کس لئے

کس لئے راکھ کے ڈھیر کودے رہے ہیں ہوا
کس لئے بدگمانی کے سانپوں سے خود کو ہی ڈسوا رہے ہیں' ذرا سوچئے
کس لئے نارسا چاہتوں کو گلے سے لگائے ہیں ہم
کس لئے ان گنت کلفتیں ساتھ اپنے چلیں
کس لئے کھوٹ سے ہم بھرے دل کو سچا کہیں
کس لئے آس رکھیں یہی کل ہمارا ابھی اچھا تو ہو جائے گا
کس لئے قید ہیں اس فسوں میں جسے
توڑنا اب ضروری ہے سب کے لئے
اب نہ ایسا ہوا
تو ہمیں روند ڈالے گا پھر وقت ہی اپنے پاؤں تلے
اس لئے آج سے
دل کو اپنے بھریں ہم اسی نور سے
جو شریک سفر اب بنائے ہمیں
جو ہدایت کی راہیں دکھائے ہمیں
بدگمانی کے زہراب سے جو بچائے ہمیں
ان جہانوں کا جو رہبر و رہنما پھر بنائے ہمیں

☆ ☆

Marfat.com

آؤ بات کریں

بات ہے اک عام کرنا ہے جسے' بات بھی ہے عام سی
سیر کو ہم جب چلیں
یا کہ شاپنگ ہم کریں
راستے میں چل رہے ہوں یا کہ گھر کے لان پر
دوستوں کی محفلیں ہوں یا ہوں گھر کی مجلسیں
یہ قدم اٹھیں ہمارے جس طرف
بات ہے اک عام کرنا ہے جسے
بات نکلے گی دلوں سے ،
پھر جمے گی ذہن پر بھی
بات ہے اتنی سی میرے دوستو
روشنی جو علم کی ہم سے اب تک دور ہے
روشنی تک ہم رسائی کس طرح' کیسے کریں
بات یہ ہے عام کرنا ہے جسے
روشنی کا یہ دیا اب
سب جلائیں گے اگر
ہر طرف پھر نور ہو گا
نور جو کہ زندگی میں راحتوں کے رنگ بھر دے
مشکلیں جو دور اپنی ساری کر دے

☆ ☆

Marfat.com

○

آج اس دل کی مہربانی سے
کٹ گیا نام ہی کہانی سے

مات کھاؤں میں کس طرح اس سے
مات ہوتی ہے اپنے ثانی سے

تم کناروں پہ بیٹھنے والے
بے خبر ہو مری روانی سے

خوش گمانی ہے اس قدر بہتر
دور رکھے جو بدگمانی سے

Marfat.com

زندگی میں بہار آتی ہے
اچھے لوگوں کی قدر دانی سے

کتنے عاجز ہوئے غریب شہر
مہرباں آج کی گرانی سے

بیچ دیتے ہیں خواب جو اپنے
روٹھ جاتے ہیں وہ جوانی سے

پھر یہ تصویر مختلف ہوتی
کام لیتے جو خوش بیانی سے

اک تری یاد کا حسیں موسم
رابطہ ہے یہ رت سہانی سے

تم بھی نجمی مہک بکھیرو گے
آنکھ جب نم کرو گے پانی سے

☆ ☆

Marfat.com

○

آج اس کی آنکھوں سے راز دل کھلا پایا
جستجو کا آئینہ میں نے ٹوٹتا پایا

ہاتھ میں نے خوشبو کا جب بھی تھامنا چاہا
اک ہوا کے جھونکے کو راہ کاٹتا پایا

اس طرح سے دولت کو وہ دبا کے رکھتا ہے
جیسے ریت مٹھی میں کوئی بھینچتا پایا

سامنے جو منظر تھا ہمسفر وہ میرا تھا
پیچھے مڑ کے دیکھا جب اس کو بھاگتا پایا

Marfat.com

اس قدر تھی ویرانی آج اس کی آنکھوں میں
آنکھ بھر کے دیکھا تو سامنے خلا پایا

عزم کے دیئے جن میں زندگی جلاتی ہو
کون ایسی آنکھوں کی روشنی بجھا پایا

جب بھی اس کو دیکھا ہے خُوب وہ لگا دل کو
آج اس کو دیکھا پھر اور خوش نما پایا

رزم گاہ ہستی میں اس طرح وہ پھرتا ہے
ایک ایک چہرے کو ہم نے گھورتا پایا

خواہشوں کی تتلی کے اڑ گئے ہیں سارے رنگ
چاند اس جگہ سے جب چاندنی اٹھا پایا

کو بکو پھرے تھے ہم جب جنوں کی حالت میں
ہم نے نجمی ایسے میں غم کو جاگتا پایا

☆ ☆

Marfat.com

○

سب نے یاں بنا خواہش سانس کا دیا پایا
زد پہ پھر ہواؤں کی یہ دیا سدا پایا

دل لگی تو اچھی ہے دل لگی رہے تب ہی
ورنہ ہم نے اس کو بھی طوق ہی بنا پایا

ہم نے ایک وعدے پر زندگی گذاری ہے
ہم نے ایک وعدے میں اس طرح مزا پایا

چن دیئے سبھی کانٹے ہم نے تیری راہوں ..،
کون رسم دنیا کو اس طرح نبھا پایا

Marfat.com

جس کی ایک دستک پر سب کواڑ کھلتے تھے
آج اس کو دیکھا تو در سے ہی لگا پایا

عشق میں جو کھلتے ہیں بھید ان پہ کھلتے ہیں
بھید پانے والوں کو کس نے بولتا پایا

ہم نے جاتے سورج کو ایک چہرہ سمجھا تھا
جب قدم بڑھائے تو اس کو بھاگتا پایا

پیار کے دریچے سے ایک شام اتری تھی
شبنمی فضاؤں میں خود کو بھیگتا پایا

نقص ہے طبیعت کا یا ہے دخل قسمت کا
دوستی کا پھل اکثر ہم نے بے مزہ پایا

☆ ☆

Marfat.com

○

سامنے جب اس نظر کے کوئی منزل نہ رہی
سوز رخصت ہو گیا تاثیر کامل نہ رہی

ہو گئے جب بال و پر آلودۂ رنگ و نسب
کوئی پھر دیوار دشمن کے مقابل نہ رہی

حلقہ شام و سحر کا جو بھی قیدی ہو گیا
خاک اس کی کیمیا بننے کے قابل نہ رہی

گردش پیہم میں رکھا جس نے جام زندگی
اس کی ہستی نیستی میں پھر تو شامل نہ رہی

Marfat.com

زندگی کی قوتوں کو کر لیا جس نے اسیر
پر یقیں وہ چشم دل ہے وہ تو غافل نہ رہی

وہ حدیث سوز و ساز زندگی پڑھتا رہا
خواہش دنیا کبھی بھی اس کا حاصل نہ رہی

وہ شہید جستجو تھا بھید سارے پا گیا
اس کو بھی اب تلاش موج و ساحل نہ رہی

☆ ☆

Marfat.com

○

میں نثار تجھ پہ ہوتا جو کبھی بہار ہوتا
ترے کھیت کھیت پھرتا مجھے تجھ سے پیار ہوتا

جو تھا آشنائے منزل تو سفر کا پاس رکھتا
تو جو زاد راہ لیتا نہ کبھی غبار ہوتا

کسی خوف کی بنا پر تری آنکھ میں جو آتے
انہی جگنوؤں سے روشن ترے دل کا غار ہوتا

کہیں دل بتائے راہیں کبھی سوچ دے پناہیں
مری ذات یوں نہ بٹتی مجھے اختیار ہوتا

Marfat.com

تجھے کوئی چھوڑ جاتا جو بہار موسموں میں
ترے پاس میرے جیسا دل بے قرار ہوتا

تجھے دھوپ جو ستاتی تو کبھی نہ تیرے ہاتھوں
وہ درخت ایسے کٹتا جو کہ سایہ دار ہوتا

میں جلی ہوئی ہوں کشتی تجھے پار تھا اترنا
تو مجھے صدا جو دیتا، مجھے افتخار ہوتا

تو دلوں میں گھر جو کرتا انہی ہجر موسموں میں
ترا انتظار نجمی پس انتظار ہوتا

☆ ☆

Marfat.com

○

ترے ملنے کا عرصہ مختصر معلوم ہوتا ہے
نہیں تو آشنا مجھ سے مگر معلوم ہوتا ہے

کوئی تو پیش بندی ہو کسی انجانے خطرے کی
حوادث جس میں پلتے ہوں سفر معلوم ہوتا ہے

رتوں کی سرد مہری نے دلوں کو کر دیا مردہ
کسی طوفاں کے آنے کا اثر معلوم ہوتا ہے

ترے جانے سے دھندلے ہو گئے منظر مرے دل کے
ترے ہونے سے اے جاناں یہ گھر معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کبھی باد صبا آ کر مجھے کرتی ہے شرمندہ
کبھی خوشبو کا جھونکا بے اثر معلوم ہوتا ہے

جمی ہے دھول چہرے پر بچھے ہیں جال شکنوں کے
وہ حسن بے مثال اب تو کھنڈر معلوم ہوتا ہے

کسی میں لاکھ خوبی ہو نظر انداز کرتے ہیں
کسی کا عیب بھی ہم کو ہنر معلوم ہوتا ہے

☆ ☆

Marfat.com

امن عالم کے سفیروں سے

یہ ظلم و بربریت
بھلا کب تک یہاں جاری رہے گی
مہذب بھی جو کہلائیں
مگر ان کے عزائم تو کبھی دیکھیں
نہتے کتنے لوگوں پر
کہ جو کمزور ہیں ان سے مظالم روز ڈھاتے ہیں
کبھی کشمیر میں، کبھی اہل کسووو پر
کبھی بوسینیا میں
یہ اپنے وار کرتے ہیں، نوازش تم کرو تھوڑی
ذرا آ کر انہیں دیکھو
کہاں ہیں وہ لئے پھرتے ہیں جو یہاں پر امن کے جھنڈے
انہیں شاید
یہ ظلم و بربریت نظر آتا نہیں ہے
کبھی پوچھو ان امن عالم کے سفیروں سے
یہ ظلم و بربریت
بھلا کب تک
یہاں جاری رہے گی

☆ ☆

Marfat.com

اجازت

اجازت دے مجھے جاناں کتاب زیست پڑھنے کی
اجازت دے میں اپنی سوچ کی پرکار سے اک دائرہ کھینچوں
مقید جس میں ہوں تیرے
بدن کی ساری قوسیں، زاویے اور جتنی بھی لکیریں ہیں
اجازت دے
میں تیری تیرگی اور صبح روشن کا بنوں محرم
اجازت دے مرے ساتھی
مجھے سیراب ہونے کی
اجازت دے کہ یہ لمحے امر ہوں اب
ہوائے خوش خبر بن کر بنوں تیرا میں ہمراہی
نشاط وصل کے پرکیف لمحوں میں
تبسم ریز ہو کر جب جھکائی اس نے پلکیں تو
اجازت مل گئی مجھ کو

☆ ☆

Marfat.com

اک تمنا اور ہے

خیال و خواب میں گذرا
مرے جیون کا اک حصہ
مشقت کی، مگر پایا نہ کچھ ثمرہ
رہین آب و دانہ ہی رہی یہ زندگی اپنی
ستارہ میری قسمت کا کبھی گردش سے نہ نکلا
نہ چمکا یہ مرا آنگن
کسی روشن ستارے سے
سو اس لاحاصلی کے بعد اب مجھ کو
کوئی تو فیصلہ کرنا ہی تھا آخر

تمنا ہے یہ اب میری
خیال یار کو اب مہرباں دیکھوں
کڑی مجبوریوں کی توڑ کر میں بھی
حریم حسن میں پہنچوں
سواد وصل میں اتروں
کسی گوشے میں جا بیٹھوں
بنالوں دل کو اکتارہ
ازل کا گیت میں چھیڑوں

☆ ☆

Marfat.com

موڑ

عشق کی کہانی میں
ایسے موڑ آتے ہیں
مصلحت کے پہرے میں
سائے رخ بدلتے ہیں
وقت ایسا آتا ہے
سانس بھی جھلتی ہے
عزم کے چراغوں سے
نقش پھر نکھرتے ہیں
کچھ وفا کے راہی جب
زخم زخم ہو کے بھی
پیار کی فضاؤں میں
جھومتی ہواؤں میں
سرخرو محبت میں
ہو کے جب مہکتے ہیں
روشنی لٹاتے ہیں
وقت کی جبیں پر یہ
نقش چھوڑ جاتے ہیں
عشق کی کہانی میں
ایسے موڑ آتے ہیں

★ ★

Marfat.com

○

ملے ہیں زخم یہ مجھ کو ترے سنگ ملامت سے
جدا لیکن نہ کر پائے کبھی تیری رفاقت سے

ترا ملنا بہانا ہے مگر کس موڑ پر لایا
تری یادوں کا سرمایہ ملا دور مسافت سے

حریفوں کے سبھی حربوں سے بچ کر صاف نکلا ہوں
مجھے جو زخم آئے ہیں وہ اپنوں کی قرابت سے

نہیں کچھ کام لیتے جو کبھی اپنی بصیرت سے
وہی محروم رہتے ہیں ہمیشہ ہی بصارت سے

Marfat.com

ہمیں تاروں کی چھاؤں میں ابھی کچھ اور چلنا ہے
ابھی کچھ اور بہلیں گے محبت کی تمازت سے

کبھی اپنی اڑانوں کے سناتا ہے ہمیں قصے
کبھی مرعوب کرتا ہے ہمیں اپنی امارت سے

خلل جن کے ہے ذہنوں میں وہ کرتے ہیں پراگندہ
مری اس پاک دھرتی کو سدا اپنی نحوست سے

الٹتا ہوں میں چال ان کی انہیں میں مات دیتا ہوں
بڑا محظوظ ہوتے ہیں وہ میری اس جسارت سے

صدائیں مجھ کو دیں اس نے مجھے ہے یہ یقیں نجمی
مگر کب آ کے ٹکرائی کوئی میری سماعت سے

☆ ☆

Marfat.com

جاگتا ہے یہیں کہیں کوئی
دل میں بیٹھا ہے دلنشیں کوئی

پھول جیسے وہ آتشیں لب تھے
چاند جیسا تھا وہ حسیں کوئی

تم نے دیکھے ہیں کھیل قسمت کے
گھر تھا کس کا ہوا مکیں کوئی

ہم نے اہل جفا کو چھوڑ دیا
پھانس سینے میں اب نہیں کوئی

ایک خوشبو بھرا بدن اس کا
دیکھنے میں تھا اک نگیں کوئی

کب مری دشمنی کے قابل ہے
جس کی پہچان ہی نہیں کوئی

☆ ☆

Marfat.com

یہ بہار کیسی ہے

یہ اجالوں سے گریزاں
بد گماں سی
جس میں سارے
فرقتوں کے موسم ہیں
دل غموں سے چور ہیں
در د روشن ہو گئے ہیں
پوچھ ان گلابوں سے
یہ بہار کیسی ہے

☆ ☆

Marfat.com

جنسِ وفا عام کرو

دیارِ زر میں رہتے ہو
سجے ہیں جس جگہ دیکھو قرینے سے حسیں پتھر
دیارِ زر میں رہتے ہو
جہاں پر جسم زخمی ہیں جہاں پر روحیں گھائل ہیں
جہاں سنگِ ملامت ہیں
جہاں نام و نسب کو ہی فضیلت ہے

دیارِ زر میں رہتے ہو
جہاں پر سوچ مثبت کو پنپنے کا نہیں ہے حق
اسے منظر پہ لانے پر بھی پہرے ہیں
گلابوں کے مہکنے پر بھی قدغن ہے
جہاں بکتی ہے ٹھنڈک بھی، تبسم بھی ترنم بھی
جہاں ایثار کی قیمت، جہاں احسان کی قیمت
فقط سکے، فقط کاغذ کے پرزے ہیں

Marfat.com

مگر تم پر یہ لازم ہے
بدل ڈالو نظام زر
وفا کو عام کر کے اب
فضاؤں میں ہواؤں میں' اسی ماحول میں رہ کر
ہجوم کرب میں جی کر
دریچے کھولنے ہوں گے
گزر تازہ ہواؤں کا' تبھی ہو گا یہاں ممکن
چلو جنس وفا کو عام کر دیں ہم

☆ ☆

Marfat.com

یہ کون ہے؟

یہ کس کا چہرہ میں دیکھتا ہوں
یہ کس کے بارے میں سوچتا ہوں
یہ کون ہے جو کہ چاہتا ہے
میں ٹوٹ جاؤں یوں اس کے آگے
مری وفا کے سنائے قصے مزے مزے سے
وہ میرے بارے میں ایسا چاہے
کہ جیسے بارش کی پہلی بوندیں
جو نیچے اتریں تو موسموں کا مزاج بدلے
وہ چاہتا ہے میں ٹوٹ جاؤں یوں اس کے آگے
وہ کرچی کرچی مجھے اٹھائے
مری انا کے لہو کی بارش میں بھیگ جائے

٭ ٭

Marfat.com

بازیابی

ہوا جب تک موافق تھی
تعلق کی گرہ تب تک
بڑی مضبوط تھی جاناں
مگر اب تو
مرے دل کی ریاضت بھی
مجھے ہے رائیگاں لگتی
ضروری تو نہیں جاناں
خیالِ دوستاں رکھنا
فقط اتنا میں چاہوں گا
مجھے صدمہ یہ سہنے کو
ذرا سا وقت دے دو تم
میں اپنی بازیابی کے سفر پر جا رہا ہوں اب
مری جاناں
دعا کرنا
مری آسان ہو منزل

☆ ☆

Marfat.com

خامشی

خامشی آغاز ہے انجام ہے
خامشی احساس کا ادغام ہے

خامشی اک حرف ہے اک حال ہے
خامشی بس وقت کی اک چال ہے

خامشی ہے رت جگا اور انتظار
خامشی لذت بھرے دل کی پکار

خامشی ہے اک ادائے دلبری
خامشی اس دل کا ہے ذکر خفی

Marfat.com

خامشی ہے اک سمندر پر سکوں
خامشی ہے ایک نغمہ اندروں

خامشی کا ہر طرف ہی راج ہے
خامشی تخلیق کی معراج ہے

خامشی اک حسن کی تصویر ہے
خامشی اک عشق کی تفسیر ہے

خامشی ہے ایک لذت بے کراں
خامشی ہے اک حقیقت بے گماں

خامشی اک ساز جو خاموش ہے
خامشی اک راز بے آغوش ہے

خامشی ہے اک دیا بھی طاق بھی
خامشی ہے عشق بھی مشتاق بھی

Marfat.com

خامشی ہے ایک مخفی کائنات
خامشی ہے پاس دل کے کوئی ذات

خامشی ہے انبیاء کی سیرگاہ
خامشی ہے اولیا سے اشتباہ

خامشی بے چہرگی کا نام ہے
خامشی اس ذات ہی کا لام ہے

خامشی ہے جیسے شبنم پیار کی
خامشی ہے قتل گہہ اظہار کی

☆ ☆

Marfat.com

دعا

مرے مولا
محبت کے نئے منظر دکھا مجھ کو
بنا دے اپنی دنیا کو وفا کا اک حسین پیکر
بدل دے اس کا اب نقشہ
دکھوں کا اک جہنم ہے
تری دنیا
الاؤ کتنے دہکائے
جہاں سرمایہ داروں نے
وڈیروں نے کیا ہے اپنے قبضے میں
تری دنیا
جہاں بے آبرو ہو کر جئیں ہیں لوگ کتنے ہی
صدائیں ہیں جہاں پتھر
وفائیں ہیں جہاں رسوا
ہنر زنجیر ہیں سارے
مرے مولا مٹا دے ظلم کے نقشے
مرے مولا

☆ ☆

Marfat.com

Marfat.com

مسکراہٹ

مسکراہٹ روشنی ہے نور ہے
مسکراہٹ مانگ کا سیندور ہے
مسکراہٹ ایک منظر دل کشا
مسکراہٹ ایک نغمہ پیار کا
مسکراہٹ روح کی ہے تازگی
مسکراہٹ اعتبارِ زندگی
مسکراہٹ سازِ دل کا تار ہے
مسکراہٹ پیار کا اظہار ہے
مسکراہٹ اک سخی کا ہاتھ ہے
مسکراہٹ ایک میٹھی بات ہے
مسکراہٹ دو دلوں کا رابطہ
مسکراہٹ خوشبوؤں کا قافلہ
مسکراہٹ زندگی کا رقص ہے
مسکراہٹ ہی خوشی کا عکس ہے
مسکراہٹ اک دھنک ہے پر وقار
مسکراہٹ پیار کی اک آبشار
مسکراہٹ چاہتوں کا سائباں
مسکراہٹ اک دعائے مہرباں
مسکراہٹ دل نشیں تصویر ہے
مسکراہٹ حلقۂ زنجیر ہے
مسکراہٹ پیار کا اعجاز ہے
مسکراہٹ خامشی کا ساز ہے
مسکراہٹ ایک سنگِ میل ہے
مسکراہٹ ذات کی تکمیل ہے

Marfat.com